زبان، زبان سیکھنے اور کثیر لسانیت کے بارے میں

1.0 تعارف

اس نصاب کو بنیادی طور پر زبان کی تعلیم کے لیے ایک واضح فریم ورک کی حیثیت سے تیار کیا گیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ مختلف ریاست، ضلع اور بعض صورتوں میں چند مختلف بلاک اپنے اپنے مقامی حالات کے پیش نظر اس کا موزوں و مناسب استعمال کر سکتے ہیں نیز اس نصاب کو بچوں کی مختلف النوع صلاحیتوں سے بھی ہم آہنگ کیا گیا ہے۔

بنی نوع انسان مختلف مقاصد کے پیش نظر زبان کا استعمال کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ دیکھنے اور سننے کی صلاحیت سے محروم بچے بھی عام بچوں کی طرح ترسیل کے لیے بہت ہی عمدہ طریقہ استعمال کرتے ہیں۔ اس لیے یہ قطعی حیرت انگیز امر نہیں کہ زیادہ تر لوگ سمجھتے ہیں کہ زبان کے بارے میں وہ تمام چیزیں جانتے ہیں جو انھیں جاننا چاہیے۔ بلاشبہ یہ افسوس ناک امر ہے۔ زبان صرف ذرائع ترسیل ہی نہیں بلکہ ایک ایسا وسیلہ بھی ہے جس کے ذریعے بیشتر علوم حاصل کیے جاتے ہیں۔ دراصل یہ ایک ایسا نظام ہے جو بہت حد تک ہمارے گرد و پیش کی عکاسی کرتا ہے۔ نیز مختلف طریقوں سے یہ ہماری شناخت کی علامت ہوتی ہے اور انجام کار سماجی اقتدار سے اس کا گہرا تعلق ہوتا ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ نہ صرف دوسروں سے بلکہ خود سے بھی بات کرنے کے لیے ہم زبان کا استعمال کرتے ہیں۔ دراصل خود سے بات کرنا زبان کا ایک اہم استعمال ہے۔ اگر ہم اس کا استعمال نہیں کریں گے تو پھر اپنی فکر کا اظہار کیسے کریں گے؟

خواہ ہم تاریخ کا علم حاصل کریں یا علم طبیعات کا یا پھر علم ریاضی کا اِن کو سمجھنے کے لیے زبان کی ضرورت پڑتی ہے۔ اسی طرح خواہ فطرت کا مشاہدہ کریں یا سماج کا ہم زبان کو ہر جگہ پاتے ہیں۔ یہ زبان ہی ہے جو ہمیں بتاتی ہے کہ یہ برف ہے یا ice یا snow یا 20 سے زائد ایسے الفاظ جن کا استعمال یکساں مادہ کے لیے ہو سکتا ہے جیسا کہ اسکیمو (شمالی امریکہ کے قدیم نسل کے افراد) کرتے ہیں۔ جب کبھی کوئی طبقہ ایک الگ ریاست کی مانگ کرتا ہے تو وہ ہمیشہ زبان کا مسئلہ اٹھاتا ہے۔ ہندوستان میں بہت سے لوگوں نے آئین کے آٹھویں شیڈول میں اپنی زبانوں کو شامل کرانے کی نہایت سنجیدہ کوشش کی ہے۔ جہاں تک زبان اور قوت کے مابین رشتے کا تعلق ہے تو ہم سبھی جانتے ہیں کہ جب ہم ایک خاص تلفظ یا رسم الخط پر زور دیتے ہیں کہ یہ 'درست' ہے، یہ 'خالص' ہے اور یہ 'معیاری' ہے تو عملاً ہم یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ اگر آپ سماج میں طاقت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو بھی ایسا ہی کرنا پڑے گا۔

زیادہ تر بچے اسکول جانے سے پہلے نہ صرف ایک بلکہ متعدد زبانیں سیکھ جاتے ہیں اور جب کوئی بچہ پہلی بار اسکول

آتا ہے تو وہ تقریباً 5000 سے زائد الفاظ جانتا ہے۔ گویا کثیر لسانیت پسندی ہماری شناخت کی جزوِ ترکیبی ہے۔ یہاں تک کہ کسی دور دراز کے گاؤں میں ایک ایسا بچہ جو صرف ایک زبان جانتا ہے، اس کے پاس الفاظ کا اتنا ذخیرہ ہوتا ہے کہ وہ مناسب طریقہ سے مختلف حالات میں خود کی ترسیل کرتا ہے۔ ہمیں یہ بھی دھیان میں رکھنا چاہیے کہ متعدد موجودہ مطالعے کثیر لسانیت پسندی کے ساتھ تعلیمی ارتقا، سماجی اعتدال پسندی، درسی کامیابی اور مختلف افکار کے مثبت رشتے کو مؤثر طریقے سے واضح کیا کرتے ہیں۔ سائنسی نقطۂ نظر سے تمام زبانیں بشمول ''بول چال کی زبان''، ''قبائلی''، ''مخلوط'' یا ''غیر خالص زبانیں یکساں ہوتی ہیں۔ اگرچہ تمام زبانوں کی اپنی اپنی خصوصیات ہوتی ہیں تاہم ایک دوسرے سے مل کر ہی پروان چڑھتی ہیں۔ ایسی جماعت میں جہاں متعدد زبانیں پڑھائی جاتی ہیں سب بچوں کی زبان کا احترام لازمی ہے اور اسے زبان کی تعلیم کے سلسلے میں بطور ایک منصوبہ کے استعمال کیا جانا چاہیے۔

1.1 شعبۂ زبان

تمام بچے تین سال کی عمر سے قبل نہ صرف اپنی زبان کے بنیادی اور ذیلی نظام سیکھ جاتے ہیں بلکہ مناسب ڈھنگ سے ان کا استعمال بھی کرنے لگتے ہیں (یعنی بچے نہ صرف لسانیات بلکہ ترسیلی لیاقت بھی حاصل کرتے ہیں)۔ تین سالہ بچوں کے ساتھ کسی علمی موضوع پر جو اس کے درس سے متعلق ہو، بامقصد گفتگو کرنا واضح طور پر ممکن ہے۔ اس لیے ایسا لگتا ہے کہ نارمل بچے جنھیں محبت و شفقت حاصل ہوتی ہے وہ غالباً فطری زبان کے شعبے کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں جیسا کہ چومسکی (Chomsky) نے کہا ہے۔ اگرچہ تمام زبانوں میں مختلف چیزوں کے لیے مختلف الفاظ، محاورے اور تعبیرات وغیرہ استعمال کیے جاتے ہیں تاہم یہ مختلف اجزا پر مشتمل ہوتے ہیں مثلاً اسم، فعل اور اسم صفت یا پھر فاعل، فعل، مفعول (جیسا کہ انگریزی میں ہوتا ہے) یا مفعول، فاعل، فعل (جیسا کہ ہندی میں ہوتا ہے) یا پھر ایسے متعدد اصول وضوابط جو مختلف زبانوں میں موجود ہوتے ہیں (1.2 میں دیکھیں)۔ فطری شعبۂ زبان سے واقفیت رکھنے کے دو اہم تعلیمی نتائج ہوتے ہیں: مناسب ایکسپوژر ملنے سے بچے نئی زبان آسانی سے سیکھ لیں گے، زبان کی تعلیم دیتے وقت قواعد سے زیادہ مضمون پر توجہ دینی چاہیے۔

1.2 زبان بحیثیت قواعد کی پابند نظام

ماہر لسانیات کے لیے جو سائنٹفک طور پر زبان کی ساخت کا مطالعہ کرتے ہیں ان کے لیے زبان کے قواعد نہایت نظریاتی ہوتے ہیں جن میں متعدد ذیلی نظام بھی شامل ہیں۔ آواز کی سطح پر دنیا کی تمام زبانوں کا صوتی آہنگ، موسیقی اور آواز کے اتار چڑھاؤ سے گہرا تعلق ہے۔ مثال کے طور پر ہندوستان کی کوئی زبان یا پھر انگریزی زبان کسی لفظ کے شروع میں تین سے زیادہ حرف صحیح کی اجازت نہیں دیتی ہے اور جب کبھی بھی تین حروف کی اجازت ہوتی ہے تو ان کا انتخاب محدود ہوتا ہے۔ پہلا حرف صحیح 'S' دوسرا حرف 'K'، 'T'، یا 'P' اور تیسرا حرف 'Y'، 'R' یا 'W' جیسا کہ ہندی میں 'Strii' (Women)

یا انگریزی میں 'Street' 'Spring' 'Squash' 'Screw' وغیرہ۔اسی طرح الفاظ، جملے اور گفتگو کی سطح پر بھی زبان قواعد کی پابند ہوتی ہے۔ ان میں سے چند قواعد کا تعلق ہمارے فطری شعبۂ زبان سے ہوتا ہے لیکن زیادہ تر کی تشکیل سماجی و تاریخی پس منظر میں ہوتی ہے اور ان میں وقت اور مقام سے قطع نظر سماجی و انفرادی سطح پر بہت اختلاف ہوتا ہے۔اس قسم کے لسانی اختلافات ہمیشہ کلاس روم میں نظر آجاتے ہیں۔اساتذہ کو اس سے باخبر رہنا چاہیے اور جتنا ممکن ہو اسے تعمیری طور پر استعمال کرنا چاہیے۔

1.3 تقریر اور تحریر

تقریر اور تحریر میں بنیادی فرق یہ ہے کہ تحریری زبان کا مشاہدہ شعوری طور پر ہوتا ہے جو وقت کے ساتھ منجمد ہو جاتا ہے اور ضرورت پڑنے پر ہم اس کی جانب رجوع کر سکتے ہیں۔ جبکہ بول چال کی زبان طبعاً انتقال پذیر ہوتی ہے اور تحریری زبان کے مقابلے اس میں تبدیلی تیز رفتاری سے ہوتی ہے۔ اس لیے تقریری اور تحریری زبان کے مابین اختلاف کو دیکھ کر حیران نہیں ہونا چاہیے۔ زبان اور رسم الخط میں کوئی بنیادی تعلق نہیں ہوتا ہے؛ انگریزی کے بول چال کی زبان اور رومن رسم الخط یا سنسکرت کے بول چال کی زبان یا ہندی زبان اور دیوناگری رسم الخط کے مابین کوئی مقدس رشتہ نہیں ہے۔ دراصل دنیا کی ساری زبانیں معمولی تبدیلی کے ساتھ ایک رسم الخط میں لکھی جاسکتی ہیں اور ایک زبان دنیا کی تمام رسم الخط میں لکھی جاسکتی ہے۔زبان اور رسم الخط کے مابین تعلق کا یہ شعور اہم تعلیمی نتائج کا باعث ہوتا ہے۔ جو اساتذہ اس شعور سے باخبر رہتے ہیں وہ اکثر اپنی غلطیوں کی اصلاح کر لیتے ہیں اور جدید تعلیمی طریقۂ کار وضع کرنے لگتے ہیں۔

1.4 زبان، ادب اور جمالیات

زبان کے متعدد اعمال ہوتے ہیں جن کے بارے میں تعلیمی زبان کا منصوبہ بنانے والوں نے بہت زیادہ زبانی جمع خرچ کیا ہے۔زبان میں دنیا کا مشاہدہ کرنے کی خصوصیت کے علاوہ مختلف افسانوی عناصر شامل ہیں۔ شاعری، نثر اور ڈرامہ نہ صرف ہمارے ادبی شعور کو خالص بنانے کے مؤثر ذرائع ہیں بلکہ ان سے ہماری جمالیاتی زندگی اور صلاحیت کو تقویت ملتی ہے اور لسانی صلاحیت میں مسلسل اضافہ ہوتا رہتا ہے، خصوصاً پڑھنے کا فہم اور لکھنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ادب میں لطیفے، طنز، خواب و خیال کی باتیں، کہانی، پیروڈی اور تمثیل وغیرہ شامل ہوتی ہیں جن کا اظہار ہماری روزمرہ کی گفتگو میں ہوتا رہتا ہے۔ شانتی نکیتن میں طلبا عموماً ٹیگور کے ساتھ ڈراما پڑھتے پھر بنگلہ میں ترجمہ کرتے، اس کے بعد اسے اسٹیج پر پیش کرنے کی تیاری کرتے اور اس طرح ڈراما اپنی تمام خصوصیات کے ساتھ لوگوں تک پہنچ جاتا۔ مارکس نے کہا ہے کہ زبان کی تعلیم کی پالیسی افسانوی، داستانوی، مابعد الطبیعاتی یا فصاحتی عناصر کو نظر انداز نہیں کر سکتی اور نہ ہی اس کا استعمال صرف دنیاوی

فائدہ حاصل کرنے کے لیے کیا جا سکتا ہے۔انسان نہ صرف حسن کی پذیرائی کرتا ہے بلکہ اکثر ایسے قواعد وضوابط وضع کرتا ہے جو جمالیاتی پہلو کی تعیین کرتے ہیں۔ جمالیاتی پہلو کی پذیرائی زبان کی پاکیزگی اور درستگی کے بجائے لسانی قوت وتخلیق کی طرف رہنمائی کرتی ہے نیز یک طرفہ بات چیت اور جارحیت کے بجائے دوطرفہ بات چیت اور مصالحت کی راہ کو یقینی بناتی ہیں۔اس کی وجہ سے چھوٹی چھوٹی اور ناپید ہوتی زبانوں کے تئیں احترام کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔کوئی طبقہ اپنی آواز کو مرنے نہیں دینا چاہتا ہے۔

1.5 زبان اور سماج

اگرچہ بچے فطری زبان کی صلاحیت کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں تاہم انفرادی زبانیں خاص سماجی وتہذیبی اور سیاسی حالات کے پس منظر میں حاصل کی جاتی ہیں۔ ہر بچہ یہ سیکھتا ہے کہ کیا کہا جائے، کس سے کہا جائے اور کہاں کہا جائے۔جیسا کہ لیبھو نے واضح کیا ہے کہ زبانیں جبلّی طور پر تغیر پذیر ہوتی ہیں اور مختلف انداز بیان کو مختلف عمر کے لوگ مختلف حالات میں استعمال کرتے ہیں۔انسان کے لسانی رویے میں تبدیلی اچانک نہیں ہوتی بلکہ یہ زبان کے نظام، ترسیل، فکر اور علم سے جڑی ہوتی ہے۔جیسا کہ اُورورین نے کہا کہ ’زبان کا وجود اور ترقی سماج کے بغیر ممکن نہیں ہے۔زبان کی ترقی کا انحصار لازمی طور پر ثقافتی ورثے اور سماجی ضروریات پر ہوتا ہے تاہم مخالف انحصاریت کو بھی ہمیں نظرانداز نہیں کرنا چاہیے۔ انسانی سماج زبان کے بغیر کچھ نہیں کرسکتا کیونکہ یہ اظہار کی ترسیل اور فکر کی تشکیل کا سب سے اہم، مناسب اور فطری وسیلہ ہوتا ہے۔یہ سمجھنا بھی اہم ہے کہ زبان غیر مسلسل نہیں ہوتی جو وقت اور جسمانی وذہنی حالات کے ساتھ منجمد ہو جائے۔ دراصل اس میں مسلسل تبدیلی ہوتی رہتی ہے اور یہ انسانی عادات واطوار کا ایسا تغیر پذیر نظام ہوتا ہے جسے انسان حاصل کرتا ہے اور خود کی نیز گرد وپیش کے دنیا کی وضاحت کے لیے اسے تبدیل کرتا رہتا ہے۔زبان کو اکثر وبیشتر بطور تشخص گردانا جاتا ہے اور لوگ اس کے بارے میں مختلف نظریے قائم کر لیتے ہیں ۔ہمیں زبان کے ان دونوں پہلوؤں سے باخبر رہنے کی ضرورت ہے۔

1.6 زبان اور شناخت

ایک شخص ایسی جماعت کے طور پر اپنے طرزِعمل کی تخلیق کرتا ہے جس کے ساتھ وہ اپنی شناخت بنانا چاہتا ہے۔دورانِ عمل ایسی ترسیلی صلاحیت حاصل کرتا ہے جو اسے رسمی زبان سے غیر رسمی زبان تک مسلسل آگے بڑھنے کی تلقین کرتی ہے۔ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ مختلف شناخت ایک دوسرے سے متصادم ہوتی ہیں۔شناخت کا سوال خاص طور پر اقلیتوں کے حوالے سے موزوں ہوتا ہے۔اس لیے قومی اور عالمی امن وآہنگی برقرار رکھنے کے لیے ان کی زبان اور ثقافت کے تئیں حساس رہنے کی ضرورت ہے۔

اگر زبان انفرادیت کی دریافت کرنے کے بجائے موجودہ شناخت کو قائم رکھنے کی آسانی فراہم کرتی ہے تو یہ شخصی

علامت اور یادداشت برقرار رکھنے سے زیادہ اہم ہوتی ہے اور یہ ایک ایسا وسیلہ ثابت ہوسکتا ہے جو متعدد امکانات کی اتھاہ گہرائیوں میں لے جائے۔

1.7 زبان اور قوت

باوجود اس کے کہ تمام زبانیں نظریاتی یا ذیلی نظام کی حیثیت سے یکساں ہوتی ہیں تاہم جب کسی زبان کے ساتھ تاریخ، معاشیات، سماجیات اور سیاسیات کا رابطہ قائم ہوتا ہے تو وہ زبان دیگر زبان سے زیادہ باوقار ہوجاتی ہے اور وہ سماجی وسیاسی قوتوں کے ساتھ منسلک ہوجاتی ہے۔ عام طور پر ایسا اس لیے ہوتا ہے کہ اس خاص زبان کو سماج کے بااثر لوگ استعمال کرتے ہیں اور اس کا شمار معیاری زبانوں میں ہونے لگتا ہے۔ تمام قواعد، لغات اور مختلف حوالہ جات اس معیاری زبان کا ہمیشہ حوالہ دینے لگتے ہیں۔ سائنسی نقطۂ نظر سے معیاری زبان، خالص زبان، خاص قسم کی بولی وغیرہ میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اکثر زبان کی تعریف بطور بولی لشکر کے ساتھ کی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں سیاسی وسماجی اور معاشی حالات کے پیش نظر قومی، دفتری اور دفتر کی معاون زبان کا فیصلہ کیا جاتا ہے جس کا استعمال تعلیم، ذرائع ابلاغ، عدالت اور نظم ونسق چلانے میں کیا جاتا ہے۔ اصولی طور پر کسی بھی زبان میں کچھ بھی کیا جاسکتا ہے بشمول سائنس، سماجی علوم اور علوم انسانی میں اعلیٰ تحقیق کی جاسکتی ہے۔ اس طرح یہ واضح ہوجانا چاہیے کہ ایسے افراد کی زبان جنھیں مکمل مراعات حاصل نہیں ہیں کبھی بااختیار نہیں ہونگے جب تک مختلف حالات میں اس کے استعمال کو یقینی نہ بنایا جائے۔

1.8 زبان اور جنس

جنس کا مسئلہ نہ صرف نصف آبادی بلکہ پورے سماج سے تعلق رکھتا ہے۔ طویل عرصے سے زبان کے متن میں متعدد ایسے عناصر شامل کردیے گئے ہیں جو جنسی امتیاز کے حامل ہیں۔ یہ صرف اس لیے نہیں کہ بہت سے دانشور بشمول معزز ماہر لسانیات نے خواتین کی زبان کو سطحی اور غیر اہم قرار دیتے ہوئے 'موتیوں کا ہار' اور ''معمولی'' کہا ہے بلکہ لغات کے ایک اہم حصہ اور نحوی اظہار کو جنسی امتیاز کا حامل بنادیا ہے۔ عورت اور مرد کے مابین گفتگو کے تفصیلی تجزیے سے بھی یہ ظاہر ہوتا کہ مرد گفتگو کرنے کے لیے مختلف منصوبوں کا استعمال کرتا ہے تاکہ اپنا نقطۂ نظر مسلط کرسکے۔

تذکیر یا تانیث کا جو نظریہ ہم اخذ کرتے ہیں اس کا اظہار ہمارے عادات واطوار میں متواتر ہوتا رہتا ہے اور بعض اوقات غالباً دانستہ طور پر اس نظریے کو درسی کتابوں میں شامل کردیا جاتا ہے۔ دراصل 'علم کی جنسی تعمیر' سے جو نقصانات ہوئے ہیں وہ اب واضح طور پر نظر آرہے ہیں۔ زبان بشمول تمثیل اور مرئی وسائل اس قسم کے علم کی تشکیل میں مرکزی کردار ادا کرتے ہیں۔ زبان کے اس پہلو پر فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ انتہائی اہم یہ ہے کہ درسی کتاب لکھنے والے اور اساتذہ اس امر کی حوصلہ افزائی کریں کہ اطاعت شعاری جو اکثر عورتوں سے منسلک کردی جاتی ہے سماجی وثقافتی پیداوار

03062014

ہے۔لہٰذا اس نظریے کو بلا تاخیر کالعدم قرار دینے کی ضرورت ہے۔اور عورتوں کی آواز کو درسی کتابوں اور تعلیمی منصوبوں میں مناسب مقام دینے کی ضرورت ہے۔

1.9 زبان کی تعلیم کا مقصد

چونکہ زیادہ تر بچے پختہ لسانی نظام کے ساتھ اسکول پہنچتے ہیں اس لیے لازمی طور پر اسکول کے نصاب میں زبان کی تعلیم کے خاص مقاصد ہونے چاہئیں۔زبان کی تعلیم کا ایک اہم مقصد سیکھنے والوں میں پڑھنے لکھنے اور سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرنا ہوتا ہے تاکہ وہ آزادی کے ساتھ سیکھنے کا مجاز ہو۔ ہماری کوشش بچوں کی ذولسانیت اور مابعدلسانیات کے شعور کو زندہ رکھنا اور اسے فروغ دینا ہے۔ہماری یہ بھی کوشش ہے کہ سیکھنے والوں کو شائستگی اور ترغیب کی قوت سے آراستہ کریں تاکہ وہ وقار اور صبر و تحمل کے ساتھ تمام ترسیلی تجربات کا سامنا کرنے کا اہل ہو۔

اگرچہ تعلیم کے متعدد طریقۂ کار اور مواد ہوتے ہیں لیکن کلاس روم، جس میں زبان کی تعلیم دی جاتی ہے سب سے زیادہ غیر دلچسپ اور غیر آزمائشی ہوتا ہے۔اس میں مختلف تعلیمی و اخلاقی نظریات کا غلبہ رہتا ہے۔وہ زبان جسے بچہ پہلے سے جانتا ہے اس میں شاذونادر ہی کوئی ترقی نظر آتی ہے۔ثانوی زبان جیسے انگریزی میں چھ سے دس سال کے تجربات کے بعد بھی زیادہ تر بچے بمشکل بنیادی صلاحیت حاصل کر پاتے ہیں نیز قدیم اور اجنبی زبانوں کا پورا پروگرام صرف منتخب متن کو یاد کرنے اور اسم و فعل کی گردان پر مشتمل ہوتا ہے۔استدلالی مطالعوں (empirical studies) کی کمی نہیں ہے جو ان مشاہدات کی حمایت کرتے ہیں۔ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم خاص سیاق و سباق کو سمجھیں اور اس کا تجزیہ کریں، نیز خاص مقاصد کی شناخت کریں اور اس کے مطابق مناسب طریقۂ کار اور مواد تیار کریں۔

ہم لوگ کافی عرصے سے زبان کی تعلیم کے مقاصد کے طور پر LSRW کے مہارت کی بات کرتے آرہے ہیں۔(موجودہ دور میں یکساں طور پر نقصان پہنچانے والے ترسیلی مہارت، غیر جانب دار لہجہ اور آواز کی تربیت وغیرہ کے بارے میں ہم نے بات کرنا شروع کر دیا ہے)۔اس طرح کی مہارت پر خصوصی توجہ دینے سے مخالف نتائج سامنے آئے ہیں۔اس پرچہ میں زبان کی صلاحیت کے سلسلے میں مزید مقدس نظریہ کی ہم گزارش کریں گے۔تاہم جب ہم 'بول رہے ہیں' تو ہم ساتھ ساتھ سن رہے ہیں اور جب ہم لکھ رہے ہیں تو کسی طرح سے پڑھ بھی رہے ہیں۔اس کے علاوہ اور بھی مختلف صورتیں ہوتی ہیں (یعنی احباب ڈراما پڑھ رہے ہیں اور اسے پیش کرنے کے لیے نوٹ بھی تیار کر رہے ہیں (Friends are reading a play and taking notes for its production) جس میں حرف عطف کی ساری مہارتوں کا دیگر تعلیمی صلاحیتوں کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔

کمنس اور سوین نے 'باہمی ذاتی ترسیل کی بنیادی مہارت' (BICS) اور 'زبان کی اعلیٰ تعلیمی مہارت' (CALP) کے

مابین واضح فرق کیا ہے۔ زبان کی لیاقت جو BICS سے متعلق ہے عام طور پر ایسے حالات میں مؤثر طریقے سے پیش کرنے کی مہارت ہوتی ہے جو سیاق وسباق کے اعتبار سے بیش بہا اور آگاہی کی سطح پر سہل ہوتی ہے۔ گردوپیش اور ہم رتبہ جماعت کے باہمی میل جول سے جو زبان وجود میں آتی ہے اس کا تعلق BICS سے ہوتا ہے۔

ایسا لگتا ہے کہ BICS کے سطح کی لیاقت تقریباً ہر زبان میں از سر نو حاصل کرنی پڑتی ہے۔ اگرچہ کثیر لسانی سماج مثلاً ہندوستانی سماج میں اسے فطری طریقے سے نہایت آسانی کے ساتھ حاصل کیا جاتا ہے۔ CALP سطح کی لیاقت کو کمزور سیاق وسباق اور مشکل حالات میں مؤثر طریقے سے پیش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسے عام طور پر ایسے ماحول میں حاصل کیا جاتا ہے جہاں اتالیق کی نگرانی میں زبان کی تعلیم دینے کا نظم ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر جب ایک سکنڈری یا نیم سکنڈری اسکول کے طالب علم کو ایسے موضوع پر مضمون لکھنے کے لیے کہا جائے جس سے وہ آشنا نہ ہو یا کسی اخبار کا اداریہ پڑھنے اور اس پر تبصرہ کرنے کے لیے کہا جائے تو وہ غالباً CALP سطح کی لیاقت کا استعمال کرتا ہے۔ اکثر ایسی لیاقت ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔ ہمیں پورا یقین ہے کہ تمام بچوں کو کم از کم تین زبانوں میں CALP سطح کی لیاقت ہونے کے بعد اسکول چھوڑنا چاہیے۔ انھیں بلاشبہ کم از کم BICS کی سطح پر دیگر زبانوں کا علم بھی ہونا چاہیے۔

ہمارے کچھ مقاصد درج ذیل ہیں :

(الف) سننے کے بعد سمجھنے کی صلاحیت :

بولنے والے کی بات سمجھنے کے لیے زبان سیکھنے والوں کو مختلف غیر فعلی جملوں کو لازمی طور پر استعمال کرنے کا اہل ہونا چاہیے۔ اس کے اندر مختلف انداز میں سننے اور سمجھنے کی صلاحیت بھی ہونی چاہیے۔ اس بات کو بھی سمجھنے کی ضرورت ہے کہ بچے کی نشوونما کے لیے جو بنیادی آوازیں ہوتی ہیں وہ صرف ایک زبان یا انفرادی زبان کی آواز نہیں ہوتی ہے بلکہ حقیقی زندگی کی بول چال کے درمیان جو وقفہ اور سکوت ہوتا ہے وہ سب سے زیادہ اہم ہوتا ہے۔ آواز کی اپنی الگ دنیا ہوتی ہے جو صرف پنکھے اور بس کی نہیں بلکہ میز اور ستار کی بھی آوازیں ہوتی ہیں۔

(ب) فہم وفراست کے ساتھ پڑھنے کی صلاحیت

نحوی، معنوی اور صوتی نمونوں کا استعمال کرتے ہوئے پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہیے۔ اپنے گذشتہ علم کی مدد سے اور استخراج کرکے معنی ترکیب دینے کا اہل ہونا چاہیے۔ اپنا اعتماد بڑھانا چاہیے تاکہ عبارت کو تنقیدی نظر سے پڑھ سکے اور پڑھتے وقت سوال پوچھ سکے۔ پڑھنے کی صلاحیت کو آزمانے کا بہترین ذریعہ غیر درسی عبارت کی تنقیدی فہم ہوتی ہے جو پڑھنے والوں کی علمی صلاحیت سے کم از کم ایک درجہ اوپر ہوتی ہے۔

(ج) آسان تعبیر :

مختلف حالات میں ترسیلی مہارت کو استعمال کرنے کا اہل ہو۔ متعدد ایسے طریقۂ کار ہوں جن کا انتخاب کیا جا سکے۔ مباحثوں میں منطقی، تجزیاتی اور تخلیقی انداز سے حصہ لینے کی اہلیت رکھتا ہو۔ یہ سبھی بیک وقت ہر طرح کے LSRW کا لازمی طور پر باعث ہوگا۔

03062014

(د) **مربوط تحریر:**

تحریر کوئی میکانیکی مہارت نہیں ہے۔ اس میں قواعد، الفاظ کا ذخیرہ، مضمون اور رموز و اوقاف پر قابو پانا نیز مختلف وسائل مثلاً مترادفات کے ذریعہ لغاتی تکرار کا استعمال کرکے اپنی سوچ کو مربوط انداز میں منظّم کرنا شامل ہے۔ زبان سیکھنے والے کو چاہیے کہ وہ اپنی فکر کو منظّم انداز سے بہ آسانی اظہار کرنے کے لیے اعتماد پیدا کرے۔ طالبِ علم کی حوصلہ افزائی یقیناً کی جانی چاہیے اور انھیں اپنے موضوع کا انتخاب کرنے کے لیے تربیت دی جانی چاہیے تاکہ وہ اپنے خیال کو منظّم کرے اور ناظرین کو دھیان میں رکھ کر لکھے۔ یہ تبھی ممکن ہے اگر اس کی تحریر کو متواتر عمل نہ کہ ماحصل کے طور پر دیکھا جائے۔ نیز اس میں متعدد رسمی و غیر رسمی حالات میں مختلف مقاصد کے لیے تحریر کو استعمال کرنے کی صلاحیت ہونی چاہیے۔

(ہ) **مختلف رجسٹر پر قابو پانا:**

زبان کا استعمال کسی ایک صورت میں نہیں کیا جاتا ہے۔ اس کی بے شمار قسمیں، مختلف سایے اور ان گنت رنگ ہیں جو مختلف مقام اور حالات میں ابھر کر سامنے آتے ہیں۔ اس فرق سے جسے رجسٹر کہا جاتا ہے طالب علم کے لفظی ذخیرہ کا ایک حصہ تشکیل پاتا ہے۔ اسکولی مضامین کے علاوہ طالب علم کو یہ صلاحیت ہونی چاہئے کہ وہ مختلف زبان جو دوسرے شعبوں میں استعمال ہوتی ہیں مثلاً میوزک، کھیل کود، فلم، باغبانی اور تعمیر وغیرہ کو سمجھے اور ان کا استعمال کرے۔

(و) **زبان کا سائنٹفک مطالعہ :**

کلاس میں زبان کی تعلیم کا جو طریقۂ کار اختیار کیا جاتا ہے اور جو کام سرانجام دیے جاتے ہیں وہ ڈاٹا اکٹھا کرنے، اسکا مشاہدہ کرنے کے لیے تمام سائنٹفک عمل سے گزرنے نیز ڈاٹا کی درجہ بندی اور پھر اس کا مفروضہ تیار کرنے میں بچوں کی رہنمائی کرے۔ اس طرح لسانی طریقۂ کار بچوں کی تعلیمی صلاحیت کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا سکتا ہے۔ یہ طریقہ قواعد کے مثالی اصول وضوابط کی تعلیم سے زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں خصوصاً کثیر لسانی کلاس روم میں مؤثر ہوتا ہے۔

(ز) **تخلیقی شعور :**

کلاس روم میں طالب علم کے تخلیقی اور تصوراتی شعور کو اجاگر کرنے کا بھرپور موقع دیا جانا چاہیے۔ معلم اور طالب علم کے مابین رشتہ اور کلاس روم کے ماحول سے اعتماد پیدا ہوتا ہے جو بعد میں طالب علم کے لیے تخلیقی شعور کا استعمال کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

03062014

(ح) زود حسی :

ہم عصر زندگی کے مختلف پہلو، قومی ورثہ اور رنگا رنگ ثقافت سے طلبا کو روشناس کرانے کا کلاس روم ایک بہترین وسیلہ ہو سکتا ہے۔ کلاس روم اور زبان کے متن میں طلبا کو ملک و قوم اور گرد و پیش کے تئیں حساس بنانے کے لیے بہت گنجائش ہوتی ہے۔

1.10 چند تعلیمی تجاویز

زبان کی تعلیم حاصل کرنے سے متعلق موجودہ تحقیق نے زبان سیکھنے والوں کو مرکزی حیثیت دی ہے اور مشورہ دیا ہے کہ زبان سیکھنے والے کو اگر قابل فہم وسائل فراہم کیے جائیں تو وہ با آسانی کسی زبان کے قواعد و ضوابط کو وضع کرنے کا اہل ہو جائے گا جیسا کہ کراشین نے کہا ہے کہ وسائل کا تعین تبھی ممکن ہے جب فلٹر پست ہو یعنی رجحان مثبت اور محرک مضبوط ہو۔ بلا شبہ کچھ حالات میں جہاں انگریزی بھی اجنبی زبان ہو جاتی ہے کسی حد تک قواعد سے متعلق اقدار پر مفہوم سیکھنے والے کے شعوری عکس کو متحرک کرنے میں معاون ہو سکتا ہے۔ کراشین نے واضح کیا ہے کہ جب بچوں کو اپنی تحریروں میں ترمیم و تنسیخ کرنے کی مناسب آزادی اور مناسب وقت دیا جاتا ہے تو وہ اپنی تخلیق کو بہتر بنانا چاہتے ہیں۔ تعلیمی ارتقا کے نسبتاً منظّم مرحلوں پر زور دینے سے زبان کی تعلیم دینے والوں کی ہمت افزائی ہوتی ہے کہ وہ سیکھنے کے دوران غلطیوں کی نشاندہی، سیکھنے کے مرحلہ کے طور پر کرے نہ کہ مرض کے اسباب کے طور پر جن کا خاتمہ ضروری ہوتا ہے۔ تعلیم و تعلم کے شعبہ میں سیکھنے والوں، مرکزی حیثیت دینے کا اہم پہلو کی مادری زبان کا احترام کرنا ہوتا ہے۔ گورنمنٹ اور پرائیوٹ اسکول میں جس داغ کو اکثر مادری زبان سے منسلک کیا جاتا ہے اس کی مذمت کی جانی چاہیے اور مادری زبان کے تعمیری استعمال کو بڑھاوا دینا چاہیے۔

03062014

Guidelines and Syllabi for Primary Stage
(Urdu Mother Tongue)
اُردو مادری زبان

تمہید

اُردو کا شمار ہندوستان کی جدید زبانوں میں ہوتا ہے۔ لہجے کی شیرینی اور وقیع ادبی سرمائے کے سبب، بلا لحاظِ مذہب وملت یہ ہندوستان کی ایک مقبول زبان ہے۔ اگرچہ اس کا اصل ماخذ (origin) کھڑی بولی ہے لیکن اس کی تشکیل وتعمیر میں عربی، فارسی اور ترکی کے علاوہ کئی ہندوستانی بولیوں اور زبانوں کے الفاظ شامل ہیں۔ یہ ہماری مشترکہ تہذیب وتمدن کی آئینہ دار ہے اور صدیوں سے ہماری مشترکہ تہذیب وثقافت کی بخوبی ترجمانی کر رہی ہے۔ کیونکہ اس کا خمیر کئی زبانوں سے مل کر تیار ہوا ہے۔ اس لیے ہر جماعت میں اس کی تدریس میں کثیر لسانی عمل (Multi Linguality) کی کارفرمائی نہایت ضروری ہے۔

زبان کی جملہ مہارتوں مثلاً سُننا، بولنا، پڑھنا، سمجھنا، لکھنا اور مختلف موقعوں پر اس کا مناسب استعمال حصول متن (Text) کے ذریعے ہی ہونا چاہیے۔

بچے کے گھر، خاندان اور ماحول میں بولی جانے والی زبان کو مادری زبان کہتے ہیں۔ اسی زبان کے ذریعے بچہ اپنے اردگرد کے ماحول سے رابطہ قائم کرتا ہے۔ بچہ جب اسکول میں داخل ہوتا ہے تو اس کے پاس مختلف زبانوں کے الفاظ کا ایک بڑا ذخیرہ پہلے ہی سے موجود ہوتا ہے اور وہ یہ جانتا ہے کہ کس موقع پر کیا بات کہنی ہے۔ اسکول میں اسے ایک نئے ماحول، نئی فضا اور نئے لوگوں سے سابقہ پڑتا ہے جس کے نتیجے میں اسے اپنے احساسات اور جذبات کے اظہار میں جھجک محسوس ہوتی ہے۔ لہٰذا اسکول میں ایسی فضا پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ بچہ آزادی کے ساتھ، بے تکلّف اور بے روک ٹوک اظہارِ خیال کر سکے۔

درج بالا باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے ابتدائی درجات کی تعلیم کو دو حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے جن میں تدریجی ربط وتسلسل ہے۔ یہاں پہلا حصّہ پہلی اور دوسری جماعت پر اور دوسرا حصّہ تیسری چوتھی اور پانچویں جماعت پر مشتمل ہے، جس کا مقصد بچوں کو رسمی تعلیم سے متعارف کرانا ہے۔ اس سطح پر بچوں کی ہمہ جہت نشوونما غیر رسمی تعلیم سے رسمی تعلیم کی طرف بتدریج ہوتی رہتی ہے۔

تعلیم کے عام مقاصد

تعلیم کی اس سطح پر بچے کی ابتدائی تعلیم کو معیاری شکل دینے کا کام نہایت اہم ہے لہٰذا درج ذیل نکات کا خیال رکھنا ضروری ہے :

- بچوں کو رسمی تعلیم (Formal Education) سے متعارف کرانا۔
- پہلی جماعت سے مادری زبان کی تعلیم
- زبان کی تدریس وتعلیم کا تانا بانا زبان سیکھنے والے کے ماحول کے اردگرد ہی بنا جائے گا اور اس کا مواد اسی ماحول پر مشتمل ہوگا۔
- طلبہ کی ذہنی صلاحیت کو فروغ دینا۔
- اجتماعی گیتوں، دعائیہ نظموں اور مذہبی رہنماؤں کے حالات زندگی بالخصوص قصے، کہانیوں کے ذریعے درج ذیل قدروں کو اجاگر کرنا۔
- صفائی، حفظانِ صحت، وقت کی پابندی، ماحولیاتی تحفظ، دوستانہ تعلقات، باہمی تعاون اور رواداری وغیرہ
- بچوں کی جانچ مشاہدے، زبانی تکنیک اور کلاس روم کی کارکردگی پر منحصر ہوگی۔
- بچوں کو ان کی جانچ کا علم نہیں ہونا چاہیے۔

پہلی اور دوسری جماعت کے لیے زبان کا تعلیمی نصاب ایسا ہونا چاہیے جس سے زبان کے متعلق تمام ضروری صلاحیتیں نشوونما پا سکیں مثلاً: سننا، سمجھنا، بولنا، پڑھنا اور لکھنا۔ یہ سبھی صلاحیتیں ایک دوسرے سے گہرا تعلق رکھتی ہیں۔

پہلی اور دوسری جماعت میں اردو کی تعلیم کے مقاصد

مختلف سرگرمیوں اور کھیلوں کے ذریعے طلبہ میں درج ذیل صلاحیتوں کو فروغ دینا :

1. طلبہ میں مختلف آوازوں کو سن کر ان میں فرق کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا۔
2. بولنے میں طلبہ کی جھجک کو دور کرنا اور انھیں اپنے ہم جماعت طلبہ اور استادوں سے بات چیت کے قابل بنانا۔

3. طلبہ میں کہانی اور نظم سنانے اور انفرادی اور اجتماعی طور پر گانے کے ذریعے اظہار کی قابلیت بڑھانا۔
4. دوسری زبانیں جاننے والے طلبہ سے ان کی زبان کی کہانی اور نظمیں سننا اور سنانا۔
5. طلبہ کے تلفظ کو رفتہ رفتہ اردو کی معیاری سطح تک لانا۔
6. طلبہ کو بات چیت /گفتگو کے آداب سکھانا۔
7. طلبہ کو اردو کے حروفِ تہجّی کی پہچان کرانا اور اعراب سکھانا۔
8. ہجّے کرانا اور تلفظ میں اعراب کے استعمال کی اہمیت بتانا۔
9. متن کو پڑھ کر سمجھنے اور اس کا مفہوم اپنی زبان میں ادا کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا۔
10. صحیح بولنے کی عادت ڈالنا۔
11. طلبہ کے ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ کرنا۔
12. پڑھنے کی عادت ڈالنا۔
13. آس پاس بولی جانے والی زبانوں کے الفاظ سے روشناس کرانا۔

پہلی اور دوسری جماعت کے طلبہ سے متوقع صلاحیتیں

سننا

1. اردو کی درج ذیل آوازوں میں فرق کرنا مثلاً:
ا ر ع، ج ر ز (ذ، ژ، ض، ظ)، ک ر ق، خ ر کھ، ف ر پھ، س ر ش، غ ر گ
اسی طرح زیر، زبر، پیش کا فرق اور الف اور مد کا فرق
2. غور سے سننے کی عادت ڈالنا۔
3. ہدایتوں کو سن کر ان کی تعمیل کرنا۔
4. آسان زبان میں لطیفوں، کہانیوں، نظموں اور گفتگو وغیرہ کے ذریعہ معلومات میں اضافہ کرنا۔
5. آوازوں کے اتار چڑھاؤ سے استفہامیہ، فجائیہ اور ندائیہ جملوں کے مطلب کو پہچاننا اور اسی طرح بولنے کی مشق کرانا۔

بولنا

1. حروف کی تمام آوازوں کی صحیح ادائیگی۔
2. بولنے میں بچّے کی جھجک دور کرنا۔
3. روانی کے ساتھ بولنے کی صلاحیت پیدا کرنا۔
4. اپنے ہم جماعت طلبہ اور استادوں سے خود اعتمادی کے ساتھ گفتگو کرنا۔
5. نظموں اور کہانیوں کو آواز کے صحیح اُتار چڑھاؤ کے ساتھ مناسب ڈرامائی انداز میں سنانا۔
6. لہجے کے ذریعے بنیادی جذبات جیسے خوشی، غصّہ، تعجب وغیرہ کا اظہار کرنا۔
7. مکالمے کی مشق۔
8. بات چیت میں مطلوبہ معیار کے مطابق زبان کا استعمال کرنا۔
9. تصویریں دیکھ کر کہانی بنانا اور سنانا۔

پڑھنا

1. حروفِ تہجی کی تمام شکلوں اور اعراب کی پہچان کرنا۔
2. ذیل کے حروف کے تحریری فرق کا احساس کرنا۔

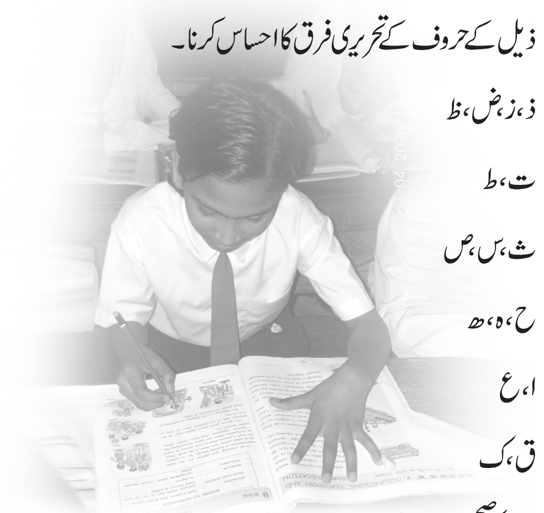

ذ، ز، ض، ظ
ت، ط
ث، س، ص
ح، ہ، ھ
ا، ع
ق، ک

3. الفاظ کو صحیح اعراب کے ساتھ پڑھنا۔
4. جملوں کو روانی کے ساتھ پڑھنا۔
5. کہانیوں، نظموں اور مضمون وغیرہ کے مطلب کو سمجھ کر پڑھنا۔

لکھنا

1. لکھتے وقت صحیح طریقے سے بیٹھنا۔
2. لکھنے کا سامان (قلم، دوات، پینسل، سلیٹ، کاغذ، تختی وغیرہ) صحیح طریقے سے استعمال کرنا اور صحیح طریقے سے رکھنا۔
3. تمام حروف اور اعراب کو صحیح طریقے سے لکھنا۔
4. خوش خطی کی مشق کرنا۔
5. الفاظ اور جملوں کی نقل کرنا اور املا لکھنا۔
6. پڑھے ہوئے تمام الفاظ کو املا کے اعتبار سے صحیح لکھنا۔

03062014

سوچنااورسمجھنا

پہلی اور دوسری جماعت کے بچوں میں زیادہ سے زیادہ چیزوں کے بارے میں جاننے کی خواہش ہوتی ہے۔اس خواہش کی تکمیل زیادہ تر زبانی علم کے ذریعے ہوتی رہتی ہے۔

تصویروں کے ذریعے کہانی سنانا۔سنی ہوئی کہانی میں مختلف قدروں کو تلاش کرنانظموں اورکہانیوں کوڈرامائی انداز میں پیش کرنا۔

طریقہ تدریس : (پہلی تا پانچویں جماعت)

ایسی سرگرمیاں کرانا جن کے ذریعے طلبہ اپنی صلاحیتوں کا اظہار کرسکیں۔

ایسی سرگرمیاں کرانا جن کے ذریعے طلبہ آزادی سے سوچنے کے قابل ہوسکیں۔

طلبہ بذات خود سیکھنے کی صلاحیت پیدا کرسکیں اوردرجے کے معیار کے مطابق نتیجے نکالنا بھی سیکھ لیں۔

طلبہ کوآپس میں بات چیت کے مواقع فراہم کرانا تاکہ انھیں اپنے اظہار کا زیادہ سے زیادہ موقع ملے۔

ایسا طریقہ اختیار کرنا جو طلبہ کو سوچنے پر مجبور کرے اور وہ سوالات کرنے پرآمادہ ہوسکیں۔

Audio Visual Aids، تعلیمی تاش، ریڈیو، ٹی وی اورٹیپ ریکارڈ وغیرہ کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرنا۔

طلبہ کومختلف گروپوں میں کام کرانا تاکہ ایک دوسرے کوسمجھنے اورمل جل کر کام کرنے کا جذبہ پیدا ہوسکے۔

نصابی کتابیں

تعلیم کے کام میں کتاب کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں ہے۔ابتدائی درجوں میں زبان سکھانے کے لیے کتاب کی اہمیت اور بھی زیادہ ہوجاتی ہے۔ابتدائی درجوں کی کتابیں جتنی سوجھ بوجھ اوراحتیاط سے تیارکی جائیں گی بچے اتنی ہی جلدی پڑھنا لکھنا سیکھ جائیں گے۔پہلی جماعت

کی کتاب ایسی ہونی چاہیے کہ بچہ نہ صرف اس میں دلچسپی لینے لگے بلکہ اس کے ذریعے آسانی سے اردو پڑھنا لکھنا بھی سیکھ جائے۔

پہلی جماعت کے لیے نصابی کتاب کا خاکہ

1. کتاب کی زبان بول چال کی زبان ہو۔جہاں تک ممکن ہواسباق کے جملے بول چال اورکہانی کی شکل میں ہوں اورکتاب کا مواد زیادہ سے زیادہ دلچسپ ہو۔

2. پڑھنے کی ابتدا حروف تہجی کی مروّج ترتیب سے نہ کی جائے بلکہ پڑھانے کے لیے ایسے الفاظ کو پہلے لیا جائے جن کے حروف کے جوڑ آسان ہوں۔پہلے سے جانی ہوئی چیزوں کے ناموں کو آسان لفظوں کے ذریعے حروف کوروشناس کرانا مناسب ہوگا۔حروف کی شناخت اور مشق پرکافی زور دینا چاہیے۔

3. اردو حروف دوطرح کے ہیں۔اول وہ جو اپنے بعد میں آنے والے حروف کے ساتھ ملا کر لکھے جاتے ہیں۔مثلاً ب، پ، ت، ج، چ۔دوسرے وہ جو اپنے بعد میں آنے والے حروف کے ساتھ ملا کر نہیں لکھے جاتے مثلاً، د، ر، و۔سب سے پہلے دوسری طرح کے حروف کو لفظوں کے ذریعے روشناس کرانا مناسب رہے گا۔

4. جہاں تک حروف علّت کا تعلق ہے سب سے پہلے مذکورہ بالا نوعیت کے حروف صحیح کے بعدا، و، ی، ے، جوڑ کر سکھانا چاہیے۔مثلاً دادا، دادی، دے، دو، وغیرہ

5. جب بنیادی حروف علّت آسان لفظوں کے ذریعے روشناس کرائے جاچکیں تو زبر، زیر، پیش، یعنی چھوٹے مصوّتوں کے اعراب سے بتدریج روشناس کرانا چاہیے۔

کوشش یہ ہونی چاہیے کہ بچوں کو پہلے آسان حروف اورآسان علامتوں سے روشناس کرایا جائے۔

6. 'الف' کوروشناس کرانے کے بعد 'مد' کوروشناس کرانا چاہیے۔

7. تشدید، ہمزہ اور تنوین کے استعمال کوسب سے آخر میں اس وقت لیا جائے جب عام حروف اوران کے جوڑوں سے طلبہ اچھی طرح واقف ہوچکے ہوں۔

8. ہرسبق میں نئے حروف اور جوڑوں کی نئی شکلوں کو یا تو الگ رنگ میں ظاہر کیا جائے یا ان کو اس طرح نمایاں کیا جائے کہ دیکھتے ہی معلوم ہوسکے کہ یہ حروف یا ان کی یہ شکلیں نئی ہیں۔

9. ہر سبق کے بعد مشقوں میں ایسے سوال وضع کئے جانے چاہئیں جن کے ذریعے پہلے کے پڑھے ہوئے حروف اور نئے حروف کو بار بار دہرایا جا سکے۔

10. تمام حروف سے روشناس کرانے کے بعد حروفِ تہجی کی مقررہ ترتیب بھی سکھا دی جائے۔

11. ہر نئے لفظ کی زیادہ سے زیادہ مشق کرائی جائے۔

12. سبق میں شامل آسان جملوں کی وضع پر نئے جملے بنوائے جائیں اور ان کی بار بار مشق کرائی جائے۔

13. بچوں کی دلچسپی کے لیے بے حد ضروری ہے کہ کتاب باتصویر ہو لیکن اس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ پڑھنے کا عمل صرف تصویروں پر منحصر نہ ہو۔

14. پڑھنے کے ساتھ ساتھ لکھنے کی مشق بھی جاری رہنی چاہیے۔

15. پڑھنے کی صلاحیت میں ترقی کے ساتھ ساتھ طلبہ کی بولنے، سمجھنے، سوچنے اور لکھنے کی صلاحیت میں بھی اضافہ ہوتا رہنا چاہیے۔

16. پہلی اور دوسری جماعت کی کتابوں میں اس طرح کا تال میل رکھا جائے کہ دوسرے درجے کے آخر تک بچوں میں اپنی بول چال کی زبان میں تمام بنیادی الفاظ اور اسکول کے ماحول میں استعمال ہونے والے کچھ نئے الفاظ کو پڑھنے کی استعداد پیدا ہو جائے تا کہ طلبہ تیسرے درجے میں عام سماجی علوم کی کتابیں پڑھنے کے قابل ہو سکیں۔

17. اسباق کی مشقوں میں مندرجہ ذیل باتوں کا مزید خیال رکھا جائے۔

(الف) سبق کے بارے میں طلبہ کے علم کی جانچ ہو سکے۔

(ب) طلبہ سبق کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں۔

(ج) طلبہ سبق میں مستعمل حروف اور ان کی شکلوں کو الگ الگ پہچان سکیں اور سبق کے الفاظ کو روانی کے ساتھ پڑھ سکیں۔

(د) طلبہ حروف اور ان کی مختلف شکلوں سے بنے ہوئے بول چال کے دیگر الفاظ پڑھ سکیں۔

(ہ) طلبہ موزوں الفاظ کا استعمال کر سکیں اور بے جھجک بول سکیں۔

18. پہلی جماعت کی کتاب کا نصابی مواد بچوں کے آس پاس کے ماحول یعنی گھریلو زندگی، گلی، محلّہ، اسکول، کھیل کود، چرند پرند اور پالتو جانوروں پر مشتمل اور چھوٹی عمر کے بچوں کی عام دلچسپی کے مطابق ہونا چاہیے۔

19. کتابوں میں شہر اور گاؤں دونوں کے ماحول کا خیال رکھا جائے بچّوں اور بچّیوں کی دل چسپی کا بھی یکساں خیال رکھا جائے۔

20. ابتدائی کتابوں کے اسباق بچّوں میں درج ذیل خوبیاں پیدا کرنے میں مدد دے سکیں: پیار محبت، ایک دوسرے کی مدد، محنت کی عادت، سچ بولنا، خلوص و ہمدردی، ایک دوسرے کا احترام، رحم دلی، صفائی ستھرائی، خوش اخلاقی ،مل جل کر رہنے کی عادت، چیزوں کو مل بانٹ کر استعمال کرنے کی عادت۔

دوسری جماعت کی نصابی کتاب کا خاکہ :

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ پڑھنا، لکھنا، سکھانے کے عمل کا ایک خاص مقصد یہ ہونا چاہیے کہ بچے دوسرے درجے کے آخر تک اپنی زبان کے تمام حروف تہجی سیکھ لیں۔ اردو میں بعض آوازوں کے لیے ایک سے زیادہ حروف استعمال ہوتے ہیں، مثلاً ث س ص، ت ط، ح ہ، ذ ز ض ظ یا ا ع سے لکھے جانے والے الفاظ یا مشدد الفاظ، ان کی بار بار مشق کرائی جائے۔

ایسے الفاظ کو بتدریج لیا جائے جن میں حرف اور آواز میں مطابقت نہیں ہوتی۔ صحیح ہجّے بار بار کی مشق سے ہی یاد ہو سکتے ہیں۔

پہلی جماعت کی کتاب میں زیادہ توجہ حروف کی پہچان اور ان کے جوڑوں سے بننے والے الفاظ کے پڑھنے پر دی جاتی ہے۔ دوسری جماعت میں جملوں کو روانی کے ساتھ پڑھنے پر زور دینا چاہیے تا کہ طلبہ کو ایک خاص مطلوبہ رفتار کے ساتھ پڑھنے کی مشق ہو جائے۔

دوسری جماعت کی نصابی کتاب کے اسباق مندرجہ ذیل موضوعات پر مشتمل ہو سکتے ہیں:

1. پرندوں اور جانوروں سے متعلق کہانیاں
2. بچوں کی روزمرّہ زندگی

03062014

3. گھر خاندان
4. میلے تہوار
5. اسکول
6. دودھ والا، سبزی والا، مالی، دھوبی، درزی، حلوائی، صفائی والا، چوکیدار، ڈرائیور، سپاہی وغیرہ
7. صحت اور صفائی
8. کھیل کود
9. قدرتی مناظر
10. درج بالا موضوعات پر آسان نظمیں
11. ریڈیو ٹیلی ویژن

ان اسباق میں اسلوب تحریر نہایت آسان ہونا چاہیے۔ اس بات کا خیال رہے کہ زور مطلب سمجھنے پر اور ان الفاظ کے استعمال کرنے پر رہے جو گھر، گلی، محلّہ اور اسکول کے ماحول میں بچے آسانی سے سیکھ لیتے ہیں۔

بچوں کی دلچسپی کو برقرار رکھنے کے لیے یہ کتاب بھی تصویروں سے مزّین ہونی چاہیے۔

دوسرے درجے کی نصابی کتاب میں ایسے آسان سوال اور مشقیں دی جاسکتی ہیں جن سے بچے کی معلومات اور سمجھ بوجھ کا امتحان لیا جا سکے اور ساتھ ہی ساتھ لکھنے کی مشق بھی شامل ہو۔ اس کتاب میں درج ذیل اقدار کی شمولیت کا خیال بھی رہے مثلاً:

پیار محبت، تعاون، ایمانداری، رحم دلی، ہمدردی، صبر، برداشت، خوش اخلاقی، صفائی، صحت۔

نوٹ: پہلی اور دوسری جماعت کے لیے این سی ای آر ٹی کی تیار کردہ ورک بک مہیا کرانا ضروری ہے۔

تیسری، چوتھی اور پانچویں جماعت کا خاکہ اور رہنما اصول

عام مقاصد:

ابتدائی درجات کی تعلیم کا دوسرا حصّہ تیسری سے پانچویں جماعت پر مشتمل ہے۔ اس سطح پر بچوں کو اس بات کے لیے تیار کرنا ہے کہ وہ اپنے ماحول کو سمجھ سکیں اور با قاعدہ طور پر سیکھنے کی طرف بھی مائل ہوسکیں۔ بچوں کو اس سطح پر ایسی رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے جس کے ذریعے وہ سماجی اور تہذیبی قدروں سے آگاہ ہوسکیں۔ یہ کام کلاس روم کے باہر اور اندر ہونے والے مختلف مشاغل کے ذریعے انجام دیا جا سکتا ہے۔ مطلوبہ مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے اجتماعی کوشش زیادہ مناسب رہے گی۔

پہلے سے حاصل شدہ تجربات کو مزید تقویت پہنچانے کے لیے ہر میدان میں سبھی بچوں کی شرکت ضروری ہے۔ اس سلسلے میں موسیقی، ڈرائنگ، ڈرامہ، مصوری، دست کاری، کٹھ پتلی کا کھیل، صحت اور جسمانی تعلیم، کھیل کود اور یوگا وغیرہ اہم ہیں۔

اردو کی تعلیم کے مقاصد

1. زبان سے متعلق طلبہ کی بنیادی صلاحیتوں (سننا، بولنا، پڑھنا اور لکھنا) میں پختگی پیدا کرنا۔ سننے اور سمجھنے کی صلاحیت کو بڑھانا۔
2. زبان کے عملی پہلو پر خاص توجہ دینا۔
3. روزمرہ کے تجربات، مشاہدات اور ان سے حاصل ہونے والی معلومات کی کڑیاں جوڑنے کے قابل بنانا۔
4. زبان کے معیاری تلفظ پر خاص توجہ دینا۔
5. خوش خطی پر توجہ دینا۔
6. املا کی صحت پر زور دینا۔
7. زبانی اظہارِ بیان پر خاص توجہ دینا، غور وفکر کی صلاحیت کو بڑھانا۔
8. تخلیقی صلاحیتوں کے اظہار پر زور دینا۔
9. خاموش اور باآواز مطالعے کی صلاحیت پیدا کرنا۔
10. نثر اور نظم سے واقف کرانا۔
11. لکھائی کے عمل میں بے ساختگی پیدا کرنا۔
12. معلومات میں اضافہ اور اس سے لطف اندوز ہونا۔
13. مختلف زبانوں کی کہانیاں اور نظمیں سننا اور سنانا۔
14. بچوں کو کتب خانے سے استفادے کے مواقع فراہم کرنا۔

سننے کی صلاحیت

1. اردو زبان کی تمام آوازوں میں فرق کرنے کی صلاحیت۔

03062014

2. سنی ہوئی باتوں سے متعلق سوالات کرنا۔
3. لطیفے، کہانیاں، نظمیں، مختصر تقریر، ریڈیو، بچوں کے لیے ٹی۔وی پروگرام وغیرہ سن کر سمجھنا اور ان سے محظوظ ہونا۔
4. لب ولہجہ کے فرق کو سمجھنا۔
5. دوسروں کے خیالات سن کر سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرنا۔

بولنے کی صلاحیت

1. اردو کی تمام آوازوں اور پڑھے ہوئے الفاظ کو صحیح بولنا۔
2. دیکھے اور سنے ہوئے واقعات اور جگہوں کا ذکر کرنا
3. اسکول میں زبان سے متعلق مختلف سرگرمیاں جیسے نظم، کہانی، ڈرامہ، مختصر تقریر وغیرہ میں حصّہ لینا
4. قواعد کی رو سے زبان کا صحیح استعمال
5. نئے الفاظ کا استعمال
6. خیالات کو مربوط طور پر اعتماد کے ساتھ ظاہر کرنا

پڑھنے کی صلاحیت

1. پڑھے ہوئے اور نئے الفاظ کو صحیح پڑھنا
2. نثر اور نظم کو لہجے کے صحیح اُتار چڑھاؤ اور روانی کے ساتھ پڑھنا
3. پڑھتے وقت علامت یعنی وقفہ، کوما، سوالیہ اور استعجابیہ کے مطابق صحیح طور پر پڑھنا
4. خاموش مطالعے کے ذریعے سبق کا مطلب سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرنا
5. نظم، کہانی، خط اور مضمون وغیرہ سے واقف ہونا
6. پڑھی ہوئی چیز کے اہم اجزا، مخصوص خیالات اور کرداروں کو سمجھنے کی صلاحیت کو بڑھانا
7. بچوں کے ادب سے لطف اندوز ہونے کی صلاحیت پیدا کرنا
8. نصابی کتاب کے علاوہ دوسری دلچسپ کتابوں کو مطلوبہ معیار کے مطابق پڑھنے کی صلاحیت اور دلچسپی پیدا کرنا
9. فرہنگ کے استعمال کا شعور پیدا کرنا

لکھنے کی صلاحیت

1. صحیح لکھنے کی استعداد پیدا کرنا۔
2. رموز اوقاف یعنی، کوما، سوالیہ اور استعجابیہ علامات کے صحیح استعمال کا شعور پیدا کرنا۔
3. قواعد کی رو سے صحیح زبان لکھنا۔
4. نقل کرنے اور املا لکھنے کی مشق کرانا۔
5. خط اور مختصر مضمون اپنے لفظوں میں لکھنے کی صلاحیت پیدا کرنا۔
6. اپنے خیالات کا مربوط انداز میں تحریری اظہار کرنا۔

فکری صلاحیت

طلبہ میں فکری صلاحیت کی ترقی کے لیے مندرجہ ذیل باتوں پر خاص توجہ کرنی چاہیے:

1. کسی بات کو سن کر یا پڑھ کر سمجھ لینا اور اس کے بارے میں سوال کرنا اور ان سوالوں کے جواب دینا۔
2. پڑھی ہوئی بات کا مرکزی خیال تلاش کرنا اور اسے اپنے الفاظ میں پیش کرنا۔
3. روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے واقعات کی وجوہات کو بتانا۔
4. فرق کرنے کی صلاحیت ہونا۔

عملی قواعد (اسباق کی روشنی میں)

تیسری جماعت

اسم، صفت اور فعل کی پہچان

چوتھی جماعت

1. اسم کی قسمیں (نکرہ، معرفہ)
2. صفت کی قسمیں (نسبتی، عددی)
3. تذکیر وتانیث

پانچویں جماعت

1. فعل کی قسمیں (لازم، متعدی)

2. زمانہ (ماضی، حال، مستقبل)
3. ضمائر (متکلم، حاضر، غائب)
4. واحد، جمع
5. متضاد الفاظ
6. محاورے کی پہچان اور ان کا استعمال

تیسری جماعت کی نصابی کتاب کا خاکہ

تیسری جماعت کی نصابی کتاب زیادہ سے زیادہ 100 صفحات پر مشتمل ہو سکتی ہے۔ نصابی مواد کو تقریباً بیس اسباق (13+7) میں تقسیم کرنا مناسب ہوگا۔ مواد کو ضروری اجزاء میں تقسیم کر کے مختلف عنوانات کے تحت درج کرنا چاہیے۔ کتاب میں جاذب نظر تصویریں ضروری ہیں تاکہ بچوں کو کتاب اچھی لگے۔ کتاب کے آخر میں فرہنگ کا اہتمام کرنا ضروری ہے۔ متن کی عبارت درجے کی ضرورت کے مطابق ہونی چاہیے۔

بنیادی اقدار

نصابی کتاب میں ایسے اسباق کو شامل کیا جائے جن میں فرض شناسی، ایمانداری، بڑوں کی عزت، خوش اخلاقی، حب الوطنی، رحم دلی، ہمدردی، امن پسندی، محنت، تعاون، معذوروں سے برابر کا برتاؤ، لڑکے اور لڑکی کے درمیان تفریق نہ کرنا وغیرہ انسانی قدروں کا احساس پیدا ہو۔

مضامین

1. شہر اور گاؤں کے طلبہ کے استعمال میں آنے والی چیزیں
2. پہچانے ہوئے پرند چرند
3. کھیل کود
4. گرد و نواح میں پیدا ہونے والی فصلیں پھل پھول وغیرہ
5. دلچسپ کہانیاں اور حکایتیں
6. روزمرہ زندگی سے متعلق کردار کسان، ڈاکیہ، چوکیدار وغیرہ
7. ہندوستان کے مشہور تہوار اور میلے
8. سفر کے ذرائع
9. ہندوستان کے ایک یا دو قومی رہنماؤں کی سوانح عمریاں
10. ہندوستان کے بعض مشہور مقامات
11. حفظانِ صحت
12. سائنسی معلومات
13. ہندوستان کی ملی جلی تہذیب
14. ماحولیات کا تحفظ
15. قدرتی وسائل (پانی اور جنگلات وغیرہ کا تحفظ)
16. گفتگو کے آداب

اصناف

کتاب میں کچھ آسان اور دلچسپ نظمیں، ترانے، کہانیاں، مکالمے، بات چیت اور خط شامل کیے جائیں۔ لطیفوں اور پہیلیوں کو شامل کرنا بھی مناسب ہوگا۔

مشق اور سوالات

ہر سبق کے آخر میں مشق اور سوالات دیے جانے چاہئیں جو اسباق کے مطالب اور زبان دونوں سے متعلق ہوں۔ مشق کی ترتیب اس طرح ہونی چاہیے کہ طلبہ کی سننے، بولنے، پڑھنے، لکھنے اور غور و فکر کی صلاحیتوں کی نشو و نما ہو سکے۔

سوالوں اور مشق کے بعض طریقے مندرجہ ذیل ہو سکتے ہیں:

1. سبق کے متن پر مبنی واقعاتی سوال
2. سبق سے متعلق ایسے سوال جن سے بچوں کو غور و فکر کا موقع ملے۔
3. سبق سے مطلوبہ معلومات تلاش کر سکنا
4. سبق کے الفاظ کا اپنے جملوں میں صحیح استعمال کرنا
5. متعدد الفاظ میں صحیح الفاظ کا انتخاب کرنا
6. خالی جگہوں کو پر کرنا
7. نظمیں، ترانے، گیت یاد کرنا اور انھیں اچھی طرح پڑھنا
8. نظم کو یاد کر کے لکھنا
9. دیے گئے موضوع پر چند جملے لکھنا
10. نقل کرنا اور املا لکھنا

قواعد

تیسری جماعت میں قواعد کو عملی طور پر پڑھانا چاہیے۔ قواعد کی تعریفوں کو نہ بتایا جائے۔

چوتھی جماعت کی نصابی کتاب کا خاکہ

اس جماعت کے لیے نصابی کتاب زیادہ سے زیادہ 120 صفحات کی ہونی چاہیے اور اسباق کی تعداد تقریباً (25) ہو۔ کتاب کی ابتدا میں اسباق کی فہرست اور آخر میں فرہنگ ہونی چاہیے۔ متن جلی حروف میں ہونا چاہیے۔ کتاب میں الفاظ دہرانے پر پوری توجہ کرنا چاہیے۔ مضمون کے مطابق سبق کو اجزا میں تقسیم کرنا چاہیے۔

نصابی مضمون

تیسری جماعت کی کتاب کے ضمن میں بیان کردہ انسانی اقدار کے علاوہ، اس جماعت کے معیار کے مطابق کچھ دوسری انسانی اقدار پر زور دینا ضروری ہے۔ پہلے سے بیان کیے ہوئے مضامین کے علاوہ قومی زندگی سے متعلق معلومات، ملک کے مختلف حصّوں کے بچوں کی زندگی، ملک کی موجودہ ترقی، صنعت وحرفت، دست کاری، کاشت کاری اور ماحول وغیرہ سے متعلق سبق شامل کرنے چاہئیں۔

اصناف

اسباق نظم، کہانی، سوانح عمری، سفرنامہ، مضامین وغیرہ پر مشتمل ہونے چاہئیں۔ دو تین مناظر والے چھوٹے چھوٹے ڈرامے یا مکالمے بھی شامل کیے جاسکتے ہیں۔ نظموں کی تعداد سات آٹھ سے زیادہ نہ ہو۔

سوالوں کی مشق

ہر سبق کے آخر میں زبان دانی سے متعلق اضافہ کرنے والے سوالات پوچھے جائیں۔ سوال معلوماتی اور فکر انگیز ہوں۔ الفاظ کی تصریفی شکلوں کا استعمال، خالی جگہوں کو پُر کرنا، محاوروں کا استعمال اور قواعد سے متعلق بھی سوال درج کیے جائیں۔

قواعد

اس جماعت میں بھی قواعد عملی طور پر پڑھائی جائے گی۔ قواعد کے جو اجزا اس سطح پر شامل کئے گئے ہیں ان کا احاطہ کیا جائے۔

پانچویں جماعت کی نصابی کتاب کا خاکہ

پانچویں جماعت کی نصابی کتاب تقریباً 130 صفحات پر مشتمل ہو۔ اسباق کی تعداد

تقریباً تیس ہو جن میں دس نظمیں ہوں۔ نصابی مواد کی تقسیم مختلف عنوانات کے تحت اکائیوں میں بھی کی جاسکتی ہے۔ کتاب خوب صورت تصاویر سے مزین ہو۔ کتاب کے شروع میں اسباق کی فہرست اور آخر میں فرہنگ ضروری ہے۔

مضامین

مضامین کا انتخاب کرتے وقت ایسی انسانی اقدار کا خیال رکھا جائے جن سے بچوں کی شخصیت کی ہمہ جہت ترقی ہو سکے۔ پانچویں جماعت کی کتاب میں بعض سبق ملک اور دوسرے ممالک کے بچوں، دنیا کے عظیم انسانوں، رہنماؤں اور سائنسدانوں وغیرہ کے بارے میں بھی

ہونے چاہئیں۔ جانوروں جنگلات اور ماحولیات وغیرہ پر مشتمل کہانیاں، بچوں کی عام دلچسپی کے مطابق اردو کے شاعروں اور مصنفوں کے بارے میں معلومات گاؤں کی پنچایت، شہریت قومی تہوار معذوروں سے برابر کا سلوک اور دوسری زبانوں کے ادب سے بھی کچھ مواد پیش کیا جائے۔

اصناف

نصابی کتاب مرتّب کرتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ وہ صرف نظم اور کہانی کی ہی کتاب بن کر نہ رہ جائے۔ نظمیں (قدیم اور جدید)، کہانیاں، مضامین، سوانح عمری، مکالمے، سفرنامے اور خطوط وغیرہ شامل کئے جائیں۔ نظموں کو منتخب کرتے وقت اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ نظموں کا مرکزی خیال، زبان اور اسلوب وغیرہ بچوں کی دلچسپی اور معیار کے مطابق ہو۔

مشق اور سوالات

ہر مشق کے آخر میں مشق اور سوالات دیے جائیں۔ اس سلسلے میں مختصراً سبق کا دہرانا، مرکزی خیال، نتیجہ اخذ کرنا، نظموں کا آسان مطلب بتانا وغیرہ شامل ہونا چاہیے۔ زبان کے مفرد اور مرکب الفاظ کی پہچان اور ان کا صحیح استعمال، خالی جگہوں کو پُر کرنا، نظم کے مصرعوں کو موزونیت کے ساتھ پڑھنا، انھیں لکھنا اور سنانا بھی شامل ہونا چاہیے۔ خط، مضمون اور کہانی وغیرہ لکھنے کی بھی مشق کرانی چاہیے۔

امدادی کتابیں

مشقی کتابیں (پہلی تا پانچویں جماعت) این سی ای آر ٹی

جانچ کا عمل

1. جانچ کا عمل پچھلے درجات کے مقابلے قدرے رسمی ہوگا۔
2. بچوں کو ان کی جانچ کا علم ہونا چاہیے۔
3. مشاہدے اور زبانی تکنیک کی جانچ جاری رہے گی۔
4. کاغذ اور قلم بھی جانچ کا حصّہ ہوں گے۔
5. اس سطح پر تشخیصی جانچ کے ذریعے سیکھنے کے دوران آنے والی مشکلات کا حل تلاش کیا جائے گا۔
6. مقررہ میعاد کے اندر حاصل شدہ صلاحیتوں کا اندازہ لگانے کے لیے طے شدہ اصولوں کی جانچ کا عمل جاری رہے گا۔
7. تعلیمی صلاحیتوں کی جانچ مشاہدے اور درجہ بندی تکنیک کے ذریعے جاری رہے گی اور ہر تین ماہ میں طلبہ کی کارکردگی سے والدین کو مطلع کیا جائے گا۔
8. طلبہ کی تعلیمی کارکردگی کا مجموعی ریکارڈ تیار کیا جائے گا
9. طلبہ کی کارکردگی نکات والی مکمل گریڈنگ کے ذریعہ ظاہر کی جائے گی۔

Guidelines and Syllabi for Upper Primary Stage
(Urdu Mother Tongue)
اُردو مادری زبان

تمہید

اُردو کا شمار ہندوستان کی جدید زبانوں میں ہوتا ہے۔ لہجے کی شیرینی اور وقیع ادبی سرمائے کے سبب، بلا لحاظِ مذہب وملت یہ ہندوستان کی ایک مقبول زبان ہے۔ اگرچہ اس کا اصل ماخذ (origin) کھڑی بولی ہے لیکن اس کی تشکیل و تعمیر میں عربی، فارسی اور ترکی کے علاوہ کئی ہندوستانی بولیوں اور زبانوں کے الفاظ شامل ہیں۔ یہ ہماری مشترکہ تہذیب وتمدن کی آئینہ دار ہے اور صدیوں سے ہماری مشترکہ تہذیب وثقافت کی بخوبی ترجمانی کر رہی ہے۔ کیونکہ اس کا خمیر کئی زبانوں سے مل کر تیار ہوا ہے۔ اس لیے ہر جماعت میں اس کی تدریس میں کثیر لسانی عمل (Multi Linguality) کی کارفرمائی نہایت ضروری ہے۔

زبان کی جملہ مہارتوں مثلاً سُننا، بولنا، پڑھنا، سمجھنا، لکھنا اور مختلف موقعوں پر اس کا مناسب استعمال حصول متن (Text) کے ذریعے ہی ہونا چاہیے۔

زبان کی تعلیم کے نقطۂ نظر سے ابتدائی درجوں یعنی پہلی جماعت سے پانچویں جماعت تک زبان کے عملی پہلو پر زور دیا جاتا ہے۔ زبان کے اصول، تلفظ، ہجے، جملوں کی تشکیل، علامات وغیرہ کی تعلیم اور سننے، بولنے، پڑھنے، لکھنے کی صلاحیت کی نشوونما، سب کو اسی نظر سے دیکھنا چاہیے کیوں کہ زبان کی تعلیم کا یہ پہلو بہت اہم ہے۔ اس کی بتدریج ترقی اور پختگی کے بعد ہی ثانوی سطح کی تعلیم کا تصور کیا جاسکتا ہے۔

زبان کا دوسرا اہم پہلو یہ ہے کہ وہ مختلف مضامین کی درس وتدریس کا ذریعہ بھی ہے۔ ثانوی جماعتوں میں مختلف مضامین کی درس وتدریس آزادانہ طور پر شروع ہوجاتی ہے۔ عام طور پر یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ جو طلبہ زبان کی اچھی استعداد رکھتے ہیں انھیں دوسرے مضامین کے مطالعے میں آسانی ہوتی ہے۔ ایسے طلبہ عام طور پر زبان کے علاوہ دوسرے مضامین میں بھی اچھے نمبر حاصل کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے ثانوی جماعتوں میں طلبہ کے سمجھنے کی صلاحیت اور تنقیدی شعور کی ترقی کے لیے ضروری ہے کہ تعلیم کی اس سطح یعنی اعلا ابتدائی جماعتوں میں زبان کی تعلیم قدرے موثر طریقے پر ہو جس سے طلبہ بآسانی مطلب سمجھ سکیں اور ان کے اظہار کی صلاحیت میں ترقی ہوسکے۔ نیز ذخیرۂ الفاظ میں تدریجی اضافہ اور جملے بنانے کی صلاحیت پر بھی زور دینا ضروری ہے۔

زبان کا تیسرا پہلو اس کا ادبی اور فنی استعمال ہے۔ ثانوی جماعتوں میں زبان کی تعلیم کا رخ چوں کہ ادب کی جانب ہو جاتا ہے اس لیے اعلا ابتدائی جماعتوں میں ادب کی بنیاد ڈال دینی چاہیے تاکہ ان جماعتوں میں ادب کا مطالعہ کرتے ہوئے طلبہ زبان کے تخلیقی استعمال کو سمجھ سکیں اور اس کے حسن سے لطف اندوز ہوسکیں۔

زبان کے مندرجہ بالا تینوں پہلوؤں میں مہارت حاصل کرنے کے لیے قواعد کی بتدریج تعلیم ضروری ہے۔ ان جماعتوں میں عملی قواعد پر خاص زور دینے کی ضرورت ہے جس سے طلبہ میں زبان کی تشکیل اور زبان کے موثر استعمال کی قابلیت بھی پیدا ہوسکے۔

اعلا ابتدائی جماعتوں میں مادری زبان کی تعلیم کے مقاصد:

1. مادری زبان میں طلبہ کی لسانی صلاحیتوں یعنی سننے، بولنے، پڑھنے، لکھنے اور غور وفکر کرنے میں مزید مہارت حاصل کرانا
2. طلبہ نے جو کچھ پڑھا یا سنا ہے انھیں اس پر زبانی یا تحریری اظہار کے قابل بنانا
3. طلبہ کو مادری زبان کی مختلف ادبی اصناف سے متعارف کرانا
4. طلبہ کو زبان کے عملی اور جمالیاتی پہلوؤں سے روشناس کرانا
5. عملی قواعد کے ذریعے زبان کے مزاج اور اس کی ساخت سے متعلق طلبہ کو معلومات فراہم کرانا
6. نصابی کتابوں کے علاوہ عام مضامین اور مطلوبہ معیار کے مطابق رسالوں کے خاموش اور باآواز مطالعے پر زور دینا

7. بیت بازی، غزل سرائی، تحریری اور تقریری مقابلوں میں حصّہ لینے کی صلاحیت پیدا کرانا
8. آزادانہ اظہارِ خیال اور منطقی جائزے کی صلاحیت کو فروغ دینا
9. صحیح تلفظ پر قدرت حاصل کرانا
10. خوش خط لکھنے کی مشق کرانا
11. ذخیرۂ الفاظ میں اضافہ کرانا
12. صحیح اور موثر زبان کے استعمال کی صلاحیت پیدا کرانا
13. جمالیاتی احساس اور تخلیقی صلاحیت میں اضافہ کرانا
14. علمی معلومات میں اضافے اور لطف حاصل کرنے کے لیے آزادانہ طور پر پڑھنے کی صلاحیت پیدا کرانا
15. زبان کی تدریس میں Audio Visual Packages کے استعمال پر زور دینا
16. کام اور محنت کی اہمیت وعظمت کا احساس پیدا کرانا
17. طلبہ میں یہ احساس پیدا کرانا کہ اردو ایک مخلوط زبان ہے۔ انھیں دوسری زبانوں کے الفاظ سے روشناس کرانا

ذخیرۂ الفاظ

1. معیار کو مدنظر رکھتے ہوئے الفاظ، محاوروں، اور ضرب الامثال کے علم میں بتدریج اضافہ کرنا الفاظ کے صحیح تلفظ پر زور دینا
3. مرکب الفاظ اور جملوں کی پہچان اور ان کے لکھنے پر قدرت حاصل کرانا
4. ہم صوت الفاظ کے مطالب اور املے کا فرق کرانا
5. مترادف اور متضاد الفاظ کی مشق کرانا

مطالب و مفاہیم

1. سبق میں بیان شدہ واقعات، خیالات اور مطالب کو سمجھنا
2. سبق کے مرکزی خیال کو اجاگر کرانا
3. غیر درسی عبارت (Unseen Passages) پر مشتمل سوالات کے جوابات دینے کی صلاحیت پیدا کرنا
4. پڑھی ہوئی عبارت پر اظہارِ خیال کرنا
5. پڑھی ہوئی عبارت کا خلاصہ لکھنا
6. مضمون یا طویل عبارت کو پیراگرافوں میں تقسیم کرنے کی صلاحیت، ایک پیراگراف میں صرف ایک خیال یا نکتے کے اظہار کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا

زبان کا عملی پہلو

1. نجی، رسمی اور کاروباری خط لکھنا
2. درخواست لکھنا اور مختلف فارموں کو پُر کرنا
3. مختلف عہدیداروں کو حسبِ ضرورت خط لکھنا
4. ایڈیٹر کے نام خط لکھنا، قلمی دوست بنانا
5. مختلف موضوعات پر بیانیہ مضامین لکھنا
6. مختلف ذرائع سے ضروری معلومات حاصل کرکے مضمون لکھنا
7. دیے ہوئے اشاروں کی بنیاد پر کہانی لکھنا
8. نامکمل کہانی کو مکمل کرنا
9. پڑھے ہوئے اسباق کا خلاصہ لکھنا
10. پڑھے ہوئے مواد پر مختصر نوٹ لکھنا
11. کسی واقعے، جلسے یا تقریب کی رپورٹ لکھنا
12. مختصر سوانح عمریاں لکھنا
13. مختلف اشیا اور چرند پرند وغیرہ کے حالات آپ بیتی کے طور پر لکھنا
14. ڈائری لکھنا

فکری صلاحیت

سننے، بولنے، پڑھنے اور لکھنے کے ساتھ ساتھ درج ذیل فکری صلاحیت کی طرف بھی توجہ دی جائے۔

1. حقیقت، واقعہ اور خیالات کو سمجھنا
2. واقعات کے اسباب کا پتہ لگانا
3. تجزیہ کرنا
4. موازنہ کرنا
5. کسی دیے ہوئے موضوع پر نوٹ لکھنا
6. حقیقی اور خیالی بیان میں فرق کرنا

اعلا ابتدائی جماعتوں میں طلبہ کی بحث ومباحثے کی صلاحیت اور فکری صلاحیت کی نشو ونما شروع ہو جاتی ہے۔ ان کے لیے قواعد کی باقاعدہ تعلیم ضروری ہے۔ لیکن قواعد کی تعلیم میں قواعد کے اصولوں اور

03062014

تعریفوں پر زور نہیں ہونا چاہیے بلکہ طلبہ میں زبان کے مزاج اور اصولوں کو سمجھنے کی صلاحیت کو فروغ دینا چاہیے۔ اسی کے ساتھ ساتھ زبان کے صحیح استعمال کی صلاحیت بھی پیدا کرنی چاہیے۔

عملی قواعد (اسباق کی روشنی میں)

اعراب، علامات اور ان کا استعمال

اردو رسم الخط کی خصوصیات (مثلاً ھ کاری آوازوں کی پہچان، ع / ا اور ہمزہ کا استعمال)

رموز اوقاف

اسم، صفت، ضمیر، جنس، تعداد

فعل اور زمانہ

حروف جار

حروف عطف

جملہ، جملے کی اقسام، (مفرد اور مرکّب جملے)

پیراگراف، مکمل عبارت، مکالمہ

جملوں کی تشکیل نو

محاورے اور ضرب الامثال

طریقۂ تدریس: (چھٹی تا آٹھویں جماعت)

ایسی سرگرمیوں کا کرانا جن کے ذریعے طلبہ میں خود اعتمادی کے ساتھ اپنے خیالات کے اظہار کی صلاحیت فروغ پا سکے۔

تقریری وتحریری مقابلوں کے ذریعے طلبہ میں یہ صلاحیت پیدا کرنا کہ وہ اتفاق رائے سے عنوانات طے کریں، خیال کو عنوان کے مطابق مرتب کر سکیں اور بے جھجک اس پر اظہار کر سکیں۔

اس سطح پر زبان کی تدریس کو موثر اور دلچسپ بنانے کے لیے استاد طفل مرکز (Child Centred) طریقے کو اپنائے تاکہ طلبہ میں زبان کی مختلف صلاحیتوں مثلاً بولنے، سننے، پڑھنے، لکھنے میں مزید اضافہ ہو سکے۔

اساتذہ ایسے سوالات وضع کریں جن کے جواب ایک سے زیادہ ہوں۔

Audio Visual Aids Package، ریڈیو، ٹی۔ وی، ٹیپ ریکارڈر وغیرہ کا زیادہ سے زیادہ استعمال۔

نصابی کتاب کا خاکہ

(چھٹی تا آٹھویں جماعت)

ہر درجے کے لیے الگ الگ نصابی کتاب ہوگی جس میں نظم اور نثر پر مشتمل تقریباً 25-20 اسباق اور زیادہ سے زیادہ 130-100 تک صفحات ہوں گے جن میں سوالوں کی مشق، الفاظ کے مطالب، طلبہ کے لیے ضروری اشارے وغیرہ شامل ہوں گے۔ نثر اور نظم کے اسباق میں 2 اور 3 کا تناسب ہوگا۔ اسباق کا طرز تحریر، طلبہ کی عمر، دلچسپی، ضرورت اور لسانی صلاحیت کے مطابق ہوگا۔ ہر سبق کے آخر میں سوالوں کی مشق ہوگی۔ چھٹی سے آٹھویں جماعت تک کی کتابوں میں شامل اسباق کے مواد پر مبنی لسانی اور معلوماتی سوال ہوں گے۔ کچھ سوال طلبہ کی تخلیقی اور فکری صلاحیت کو بڑھانے کے لیے شامل کیے جائیں گے۔ کتاب کے آخر میں فرہنگ دی جائے گی۔ ادب کی مندرجہ ذیل اصناف نصابی کتاب میں شامل کی جائیں گی۔

1. کہانی
2. مضمون/انشائیہ
3. رپورٹ/ڈرامہ
4. سوانح عمری یا خاکے (اقتباس)
5. سفرنامہ
6. خط
7. نظمیں

درج ذیل موضوعات پر مواد کی شمولیت ضروری ہوگی:

1. ہندوستان اور اس کے مختلف علاقوں سے متعلق معلومات اور وہاں کے لوگوں کا رہن سہن
2. گاؤں کی زندگی (زراعت اور پیشوں کے حوالے سے)
3. قومی شناخت اور تہذیبی ورثے سے واقفیت اور اس کی حفاظت کا جذبہ
4. شہریوں کے بنیادی فرائض اور انسانی حقوق کی اہمیت
5. ضروری مرکزی اجزا کی شمولیت
6. مختلف مذاہب کے بنیادی اصولوں اور ان سے وابستہ قدروں کی واقفیت
7. سماجی اور اخلاقی قدروں کا فروغ

8. قومی نشانات کے بارے میں معلومات
9. صفائی اور صحت
10. کھیل کود، تفریح اور مشغلے
11. سائنس کی ایجادات اور انسانی زندگی پر ان کے اثرات
12. حب الوطنی اور قومی یک جہتی
13. ہمّت وشجاعت
14. قدرتی مناظر
15. جنگل کی زندگی
16. آرٹ، موسیقی اور رقص
17. ہمارے پڑوسی ملک
18. صنعتی اور اقتصادی زندگی
19. شہری زندگی
20. ماحولیات

انسانی اقدار

مندرجہ بالا موضوعات کو پیش کرتے ہوئے ذیل کی اقدار کا خیال رکھنا ضروری ہے: ایمانداری، سچائی، تعاون، عزت، رہنمائی، تمام مذاہب کی عزت، جمہوریت، قومی یک جہتی، فرماں برداری، بھائی چارہ، ہمدردی، ذمے داری، وقت کی پابندی، فرض شناسی، ایثار اور ضبط وتحمل، جنسی مساوات، معذوروں کے ساتھ برابر کا سلوک۔

جانچ کا عمل

1. طلبہ کی استعداد کے مطابق ان کی جانچ میں تبدیلی مثلاً زبان اور تحریری جانچ کے علاوہ تفویضی کاموں (Assignment) کے ذریعے ہوگی۔
2. کمزور طلبہ کی نشاندہی اور ان کی مشکلات کو دور کرنے کے لیے مستقل جانچ جاری رہے گی۔
3. ذہین طلبہ کی معلومات میں اضافے پر توجہ دینے کے لیے مستقل جانچ جاری رہے گی۔

امدادی کتابیں

I این سی ای آر ٹی کی معاون درسی کتابیں (برائے جماعت VI, VII, VIII)

II اردو قواعد: این سی ای آر ٹی۔

Guidelines and Syllabi for Second Lanugage (VI to VIII)

اردو ثانوی زبان

(چھٹی تا آٹھویں جماعت)

تمہید

اُردو کا شمار ہندوستان کی جدید زبانوں میں ہوتا ہے۔ لہجے کی شیرینی اور وقیع ادبی سرمائے کے سبب، بلالحاظِ مذہب وملت یہ ہندوستان کی ایک مقبول زبان ہے۔ اگرچہ اس کا اصل ماخذ (origin) کھڑی بولی ہے لیکن اس کی تشکیل وتعمیر میں عربی، فارسی اور ترکی کے علاوہ کئی ہندوستانی بولیوں اور زبانوں کے الفاظ شامل ہیں۔ یہ ہماری مشترکہ تہذیب وتمدن کی آئینہ دار ہے اور صدیوں سے ہماری مشترکہ تہذیب وثقافت کی بخوبی ترجمانی کر رہی ہے۔ کیونکہ اس کا خمیر کئی زبانوں سے مل کر تیار ہوا ہے۔ اس لیے ہر جماعت میں اس کی تدریس میں کثیرلسانی عمل (Multi Linguality) کی کارفرمائی نہایت ضروری ہے۔

زبان کی جملہ مہارتوں مثلاً سُننا، بولنا، پڑھنا، سمجھنا، لکھنا اور مختلف موقعوں پر اس کا مناسب استعمال حصول متن (Text) کے ذریعے ہی ہونا چاہیے۔

ہندوستان میں بہت سی زبانیں بولی اور سمجھی جاتی ہیں۔ جدید ہندوستانی زبانیں جنھیں آئین ہند میں تسلیم کیا گیا ہے ان میں اردو کے علاوہ سبھی زبانوں کا کوئی نہ کوئی علاقہ ہے جہاں انھیں سرکاری سطح پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اردو کا استعمال بھی بعض علاقوں میں سرکاری سطح پر ہوتا ہے۔ اپنی شیرینی، شائستگی اور وقیع شعری اور نثری سرمائے کی وجہ سے بلا لحاظ مذہب و ملت اردو ہندوستان کی ایک مقبول زبان ہے۔ یہ پورے ہندوستان میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ ملک کے مختلف علاقوں میں ایک بڑی تعداد اردو بولنے والوں کی موجود ہے لیکن نصابی کتابوں کے فراہم نہ ہونے سے انھیں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کمی کے پیش نظر ڈپارٹمنٹ آف ایجوکیشن ان سوشل سائنسز اینڈ ہیومینٹیز، نیشنل کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، نئی دہلی کی جانب سے چھٹی سے دسویں جماعت تک اردو بہ حیثیت ثانوی زبان کی تعلیم کے لیے نصابی کتابیں پہلے ہی شائع کی جا چکی ہیں۔ اب چونکہ نئی قومی درسیات کے منصوبے کے تحت اردو کی ابتدائی تعلیم کو معیاری شکل دینے کا کام نہایت اہم ہوگیا ہے اس لیے نصاب مرتّب کرتے وقت اس کا خیال رکھا گیا ہے کہ زبان سے متعلق تمام لسانی مہارتیں (Language Skills) جن کا ایک دوسرے سے گہرا تعلق ہے، ساتھ ساتھ نشوونما پاسکیں، مثلاً

(الف) سننا، سمجھنا اور بولنا

(ب) پڑھنا اور لکھنا

ثانوی زبان کے طور پر چھٹی سے دسویں جماعت تک طلبہ کو اردو زبان کی تعلیم اس طرح دینی ہوگی کہ ان کا معیار زبان بتدریج بلند ہوتا جائے اور وہ مقررہ وقت کے اندر زبان دانی کا متوقع معیار حاصل کر لیں۔ اس منصوبے کے تحت ایسی کتابیں تیار کی جائیں گی جن کی مدد سے طلبہ میں صحیح زبان سیکھنے کا عمل تیز تر ہوسکے۔ اس سلسلے کی ابتدائی کتابوں میں زبان کی تعلیم پر قدرے زیادہ زور دیا جائے گا۔ طلبہ میں یہ لیاقت پیدا کی جائے گی کہ وہ عام فہم اور سادہ زبان میں موسموں، میلوں، کھیل تماشوں، تہواروں اور مخصوص تاریخی واقعات وغیرہ سے متعلق زبانی اور تحریری اظہار خیال کرسکیں۔ نصاب میں ایسے اسباق ہوں گے جن سے قومی یک جہتی، انسان دوستی، حب الوطنی سے متعلق جذبات پرورش پا سکیں۔ غرض یہ کہ آٹھویں جماعت کی تعلیم کے اختتام تک طلبہ میں صحیح اردو بولنے، سمجھنے، پڑھنے اور لکھنے کی صلاحیت پیدا ہوجانی چاہیے۔

اردو بحیثیت ثانوی زبان کی تعلیم پرائمری درجات کے بعد یا پھر چھٹی جماعت سے اس وقت شروع کی جائیگی جب طلبہ اپنی پسند کی پہلی زبان/علاقائی زبان/مادری زبان میں معتدبہ استعداد حاصل کر چکے ہوں گے۔ اردو بطور ثانوی زبان پڑھانے کا بنیادی مقصد طلبہ کو ایک ایسے سماج میں فعال شرکت کے لیے تیار کرنا ہے جس میں ایک سے زیادہ زبانیں

بولی جاتی ہیں۔ یہ طلبہ کی لسانی مہارت کی ثانوی زبان ہوگی۔ اس کو اردو مادری زبان کے وہ طلبہ بھی لے سکتے ہیں جو پہلی زبان کے طور پر کوئی علاقائی زبان، ہندی یا انگریزی پڑھ رہے ہیں اور وہ طلبہ بھی لے سکتے ہیں جن کی مادری زبان اردو نہیں ہے اور وہ اس میں سماجی اور قومی کام کاج کی صلاحیت پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

مقاصد:

1. حروف کی پہچان کرانا اور صحیح طور پر پڑھنا اور لکھنا سکھانا۔
2. طلبہ میں مختلف آوازوں کو سن کر ان میں فرق کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا
3. آسان اور دلچسپ کہانی نظم سنانا اور انفرادی و اجتماعی طور پر صحیح ادائیگی کرانا۔
5. تفہیم کی بہتر صلاحیت پیدا کرنا، عبارت کے مفہوم کو سمجھنا، تشریح و ترجمانی کرنا، خلاصہ کرنا یا مرکزی خیال اخذ کرنا۔
6. طلبہ کے ذخیرۂ الفاظ کو بتدریج بڑھانا اور روز مرّہ زندگی میں کثیر لسانی الفاظ کے استعمال کو فروغ دینا۔
7. اردو زبان کے ذریعے رابطہ قائم کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا۔
8. عام انسانی قدروں مثلاً: صفائی، حفظانِ صحت، محنت، میل جول، سلیقہ، امن پسندی، جمالیاتی احساس، ہمدردی، بڑوں کا احترام اور اپنی زبان سے محبت کا جذبہ پیدا کرنا۔
9. شناخت، تمیز اور مماثلت کی صلاحیت پیدا کرنا۔
10. ادب کی بتدریج، واقفیت بہم پہنچانا۔

لسانی مہارتیں

(الف) سننا

1. ذیل کی آوازوں میں فرق کا خاص خیال رکھا جائے۔
ج ر ز، ذ، ژ، ض، ظ کا فرق، ا ر ع کا فرق، ک ر ق کا فرق، خ ر کھ کا فرق، ف ر پھ کا فرق، س ر ش کا فرق، غ ر گ کا فرق، زبر اور الف کا فرق، پیش اور واؤ کا فرق، زبر، زیر اور پیش کا فرق۔
2. آسان کہانیوں، نظموں، لطیفوں اور مکالموں کے ذریعے مختلف اقدار سے روشناس کرانا۔
3. ریڈیو اور ٹی وی کے پروگرام اور اعلانات وغیرہ کو سن کر سمجھنا۔

(ب) بولنا

1. طلبہ میں خود اعتمادی کے ساتھ اپنی بات کہنے کی صلاحیت پیدا کرانا۔
2. آدابِ گفتگو سے واقف کرانا۔
3. صحت زبان کے ساتھ روانی سے بولنے کی مشق کرانا۔
4. نظمیں اور کہانیاں مناسب لب و لہجے میں پڑھ کر سنانا۔
5. گرد و پیش کے حالات اور واقعات پر اظہارِ خیال کی صلاحیت پیدا کرانا۔
6. سوالات کا مکمل اور صحیح جملوں میں جواب دینے کی صلاحیت پیدا کرنا۔
7. تقریری مقابلوں اور بیت بازی وغیرہ میں حصّہ لینا۔

(ج) پڑھنا اور سمجھنا

1. صحیح اعراب اور ہجے کے ساتھ پڑھنا۔
2. حروفِ تہجّی کو ترتیب کے ساتھ پڑھنا۔
3. مناسب لب و لہجے کے ساتھ پڑھنا۔
4. روانی کے ساتھ پڑھنا۔
5. نفسِ مضمون کو سمجھنا۔
6. مرکزی خیال اخذ کرنا۔
7. اسباق کے ذریعے بتدریج عملی قواعد سیکھنا۔
8. اخبار بینی کی عادت ڈالنا۔

(د) لکھنا

1. حروفِ تہجّی کو ترتیب وار لکھنا۔
2. دو حرفی، سہ حرفی اور چہار حرفی الفاظ لکھنے کی مشق کرانا۔
3. پڑھے ہوئے الفاظ نقل کر کے لکھنا۔
4. چھوٹے چھوٹے جملے لکھنا۔
5. ہندسوں کو عبارت میں لکھنا۔
6. مہینوں، دنوں اور موسموں کے نام ترتیب وار لکھنا۔
7. جذبات، خیالات، مشاہدات اور واقعات کو اپنے الفاظ میں قلم بند کرنا۔
8. املا لکھنا۔

9. درسی کتاب کے اسباق پڑھ کر سوالات کے مختصر جواب تحریر کرنا۔
10. درخواست اور خط لکھنا۔
11. ہکاری آوازوں مثلاً: بھ، پھ، تھ، وغیرہ سے بھی طلبہ کو واقف کرایا جائے۔
12. خوش خط اور تحریری مشقیں کرانا۔

نصابی کتابیں

زبان کی تعلیم میں درسی کتابوں کی ایک خاص اہمیت ہے۔ کسی بھی زبان کو ثانوی زبان کے طور پر سکھانے کے لیے کتاب کی اہمیت اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس ضمن میں چھٹی سے دسویں جماعت تک کی کتابیں جتنی سوجھ بوجھ اور احتیاط سے تیار کی جائیں گی، طلبہ اتنی ہی جلد اس زبان کو پڑھنا، لکھنا اور سمجھنا سیکھ جائیں گے۔ چھٹی جماعت چونکہ ایک طرح سے پہلی منزل ہوگی اس لیے کتاب ایسی ہونی چاہیے کہ نہ صرف بچے اس میں دلچسپی لینے لگیں بلکہ اس کے ذریعے آسانی سے اردو پڑھنا، لکھنا اور بولنا بھی سیکھ جائیں اور کثیر لسانی الفاظ کا استعمال بھی کرسکیں۔ اس جماعت کے لیے ایسی کتاب تیار کی جائے جو دو حرفی، سہ حرفی اور چہار حرفی الفاظ نیز چھوٹے چھوٹے جملوں پر مبنی اسباق پر مشتمل ہو۔ جس کے ذریعے طلبہ میں زبان سیکھنے کا معیار بتدریج بڑھتا جائے۔ ان کے ذخیرۂ الفاظ اور معلومات میں بھی اضافہ ہوتا رہے۔
نصاب کے رہنما اصولوں اور خاکے کی روشنی میں اسباق کے موضوعات و مواد کو ترتیب دیا جائے۔

نصابی کتابوں کا خاکہ

1. کتاب کی زبان عام فہم ہونی چاہیے۔ جہاں تک ممکن ہو اسباق کہانی یا مکالمے کی شکل میں ہوں اور کتاب کا متن دلچسپ ہو۔
2. عام فہم لفظوں کے ذریعے حروف کو روشناس کرانا مناسب ہوگا۔ پھر حروف کی شناخت اور مشق پر ضرورت کے مطابق زور دینا چاہیے۔
3. یہ بات پیش نظر رہے کہ اردو حروف دو طرح کے ہوتے ہیں۔ اوّل وہ جو اپنے فوراً بعد آنے والے حروف کے ساتھ ملا کر لکھے جاتے ہیں، مثلاً ب/پ/ت/ج/چ، وغیرہ۔ دوسرے وہ جو اپنے بعد میں آنے والے حرف کے ساتھ ملا کر نہیں لکھے جاتے مثلاً ا/د/ر/و، وغیرہ۔ سب سے پہلے دوسری طرح کے حروف کو لفظوں کے ذریعے روشناس کرانا بہتر ہوگا۔
4. جہاں تک حروف علّت کا تعلق ہے سب سے پہلے مذکورہ بالا نوعیت کے حروف کے بعد ا/د/ری/ے، کے جوڑ سکھانے چاہئیں، مثلاً دادا، دادی، دے، دو، وغیرہ۔
5. جب بنیادی حروف علّت آسان لفظوں کے ذریعے روشناس کرائے جا چکیں تو زبر، زیر، پیش یعنی چھوٹے مصوتوں کے اعراب کو بتدریج روشناس کرانا مناسب ہوگا۔
6. طلبہ کو پہلے سے مانوس آواز والے الفاظ سے روشناس کرانا چاہیے۔
7. تشدید، ہمزہ اور تنوین کا استعمال اس وقت سکھایا جاسکتا ہے جب عام حروف اور ان کے جوڑوں سے طلبہ اچھی طرح واقف ہو چکے ہوں۔
8. ہر سبق کے بعد مشقوں میں ایسے سوالات ہونے چاہئیں جن کے ذریعے پہلے پڑھے ہوئے اور نئے الفاظ کو بار بار دہرایا جاسکے۔
9. طلبہ کو تمام حروف سے روشناس کرا دینے کے بعد حروف تہجّی کی مروجہ ترتیب بھی سکھا دی جائے۔
10. سبق میں شامل آسان جملوں کی وضع پر نئے جملے بنوائے جائیں اور بار بار مشق کرائی جائے۔
11. طلبہ کی دلچسپی کے لیے کتاب باتصویر ہو لیکن پڑھنے کا عمل مکمل طور پر تصویروں پر منحصر نہیں ہونا چاہیے۔
12. اردو سکھانے میں بے حد ضروری ہے کہ لکھنے کی مشق بھی پڑھنے کے ساتھ ساتھ چلتی رہے۔ عام طور پر ان تمام الفاظ کو لکھنے کی صلاحیت طلبہ میں ہونی چاہیے جنھیں وہ پڑھ سکتے ہوں۔
14. کتابوں میں شہر اور گاؤں دونوں سے متعلق معلومات بہم پہنچائی جائیں۔ اس میں طلبہ کی دلچسپی کا بھی خیال رکھا جائے۔
15. اسباق کے انتخاب میں جنسی مساوات کا خیال رکھا جائے۔
16. چھٹی جماعت میں تقریباً 100 صفحات پر مشتمل باتصویر (رنگین) کتاب ہوگی جس میں کُل ملا کر بیس اسباق ہوں گے۔ ساتویں جماعت میں تقریباً 120 صفحات پر مشتمل باتصویر کتاب ہوگی۔ جس میں کل ملا کر پچّیس اسباق ہوں گے۔ آٹھویں جماعت میں تقریباً 130 صفحات پر مشتمل باتصویر (رنگین) کتاب ہوگی جس میں کل ملا کر تیس اسباق ہوں گے۔

موضوعات :

قومی یک جہتی، حب الوطنی، قدرتی مناظر، ماحولیات، محنت کی عظمت، امن و اتحاد، ایثار و ہمدردی، سچائی اور ایمانداری، معذوروں کے ساتھ برابر کا سلوک، جنسی مساوات، کیمرہ، ریڈیو، ٹی ۔ وی، ہوائی جہاز، کمپیوٹر، میلے، تہوار، ڈاکیہ، مالی، دھوبی، دودھ والا، بچوں اور بچیوں کی گھریلو زندگی، گلی، محلہ، اسکول، کھیل کود، پالتو جانور، پہچانے ہوئے چرند پرند، صحت اور صفائی، پھل پھول، دلچسپ کہانیاں وغیرہ۔

نوٹ: اسباق مرتب کرنے میں خیال رکھا جائے کہ طلبا میں سائنسی مزاج پیدا ہو سکے۔

اصناف

نصابی کتاب میں بعض آسان اور دلچسپ نظمیں، ترانے اور کہانیاں شامل کی جائیں۔ نظم کا تناسب یہ رہے گا یعنی

نظمیں: ساتا دس

نثری اسباق: اٹھارہ تا بیس

عملی قواعد

1. اسم کی پہچان اور قسمیں
2. اسم اور فعل کا فرق
3. ماضی حال اور مستقبل کا فرق
4. جنس، واحد اور جمع کے آسان اصولوں کی پہچان
5. حروف جار کی پہچان
6. عطف و اضافت کی پہچان
7. متضاد الفاظ کی پہچان
8. مترادفات کی پہچان

مشق اور سوالات

ہر سبق کے آخر میں ایسے سوالات اور مشقیں دی جائیں جو اسباق کے مطالب اور زبان دونوں پر محیط ہوں۔ مشقوں کی ترتیب اس طرح ہونی چاہیے کہ طلبہ میں سننے، بولنے، پڑھنے، لکھنے اور غور و فکر کرنے کی صلاحیتوں کی نشو و نما ہو سکے۔

سوالات اور مشقوں کی تشکیل

1. سبق کے متن پر مبنی واقعاتی سوالات
2. سبق سے متعلق ایسے سوال جن میں بچوں کو غور و فکر کا موقع ملے۔
3. الفاظ کو جملوں میں استعمال کرنا
4. ملے جلے الفاظ میں سے صحیح لفظ چن کر استعمال کرنا۔
5. خالی جگہوں کو پُر کرنا
6. لفظ صحیح تلفّظ کے ساتھ پڑھنا
7. عملی قواعد سے متعلق سوالات

امتحان اور جانچ کا طریقہ

امتحان کا بنیادی مقصد یہ ہونا چاہیے کہ استاد اور طالب علم کو یہ احساس ہو کہ وہ جو کچھ سیکھنا اور سکھانا چاہتے تھے اس میں انھیں کس حد تک کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ امتحانی طریقۂ کار میں تحریری امتحان کے طریقہ کا چلن عام ہے۔ حالاں کہ زبان کا استعمال بول چال کی شکل میں ہماری روزمرہ کی زندگی میں سب سے زیادہ کام آتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ تدریس اور امتحان دونوں میں زبانی امتحان کو سب سے اہم مقام حاصل ہو، تاکہ امتحانات میں آج جو غیر یقینی صورت حال پیدا ہو رہی ہے اس کا ازالہ کیا جا سکے۔

امتحان دراصل ایک ایسا وسیلہ ہے جس سے طلبہ کو اپنی ترقی کی رفتار کا صحیح اندازہ ہوتا ہے اور انھیں آئندہ کیا سیکھنا ہے اور کیسے سیکھنا ہے اس سے متعلق سمت کا بھی تعین ہوتا ہے۔ غرض ہونا یہ چاہیے کہ طلبہ جس قدر سیکھتے جائیں اسی قدر ان کی جانچ بھی ہوتی رہے۔ یہ جانچ تحریری اور زبانی عملی کام پر مشتمل ہونی چاہیے۔

تمام پڑھے گئے اسباق اور نظموں وغیرہ کا تحصیلی جائزہ ہفتہ میں ایک بار، اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو، پندرہ دن میں ایک بار ضرور لینا چاہیے۔ اس طرح طلبہ پر مطالعے کے مواد کا بوجھ نہیں پڑے گا۔

تحصیل اور جانچ کا عمل ساتھ ساتھ ہوتا رہے تو طلبہ کو اپنی ترقی کی سمت کا احساس بخوبی ہوتا رہے گا۔ کسی بات کو سیکھ لینے پر جو تسکین ملتی ہے، وہ آئندہ آموزش میں حوصلہ افزائی کا باعث بنتی ہے۔ اس لیے جانچ کے مواقع زیادہ سے زیادہ فراہم کرنے چاہئیں جن کی روشنی میں ایک طرف تو طلبہ کو ترقی کا اندازہ ہوتا رہے گا اور ان کو ضرورت کے مطابق ترغیب بھی ملتی رہے گی تو دوسری طرف

03062014

نتائج کو سامنے رکھ کر طریقۂ تدریس میں بھی حسبِ ضرورت تبدیلی ہوتی رہے گی۔

اس بات کا ضرور خیال رکھا جائے کہ متعلقہ نصاب کے جو مقاصد بیان کیے گئے ہیں یا جن لسانی مہارتوں کو پیدا کرنے کی توقع کی گئی ہے، جانچ اور امتحان میں یہ ضرور دیکھا جائے کہ ان مقاصد اور مہارتوں میں سے کوئی بھی نظر انداز نہ ہونے پائے۔ چونکہ اردو بطور ثانوی زبان اور تیسری زبان کا خاص مقصد پڑھنے اور لکھنے کے علاوہ زبان کے ترسیلی پہلوؤں پر بھی زور دینا ہے۔ اس لیے طلبہ بین جماعتی اور بین علاقائی طور پر فعال سماجی اور قومی زندگی میں خاطر خواہ طور پر شریک ہو سکیں، اس کے لیے امتحان کے طریقۂ کار میں زبانی جانچ کو بھی ضرور شامل کیا جائے۔

طریقۂ تدریس

ثانوی زبان کی حیثیت سے اردو پڑھانے کے طریقوں پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے تاکہ طالب علموں میں دلچسپی پیدا ہو سکے اور جن مقاصد کے پیشِ نظر یہ طریقۂ تدریس اپنایا گیا ہے ان کا بہ خوبی حصول ہو سکے۔

اردو پڑھانے کے جدید طریقوں میں اس بات کا خاص طور سے خیال رکھا گیا ہے کہ طریقۂ تدریس، مضمون مرکز (Subject Centred) کے بجائے طفل مرکز (Child Centred) ہو۔ عام طور پر زبان پڑھانے کے جو طریقے رائج ہیں ان میں تعلیم کے نفسیاتی پہلوؤں کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں تدریسی عمل خشک اور بے جان ہو جاتا ہے۔ گذشتہ دہائیوں میں پڑھنے پڑھانے کے طریقوں سے متعلق جو تحقیقات ہوئی ہیں، ان سے پتہ چلتا ہے کہ پڑھنا، لکھنا سکھانے کے لیے لفظ واری طریقہ زیادہ مناسب ہوتا ہے۔ اس طریقے سے پڑھانے میں طالب علم زیادہ سہولت کے ساتھ سیکھتا ہے اور رٹنے رٹانے کی ضرورت کم محسوس ہوتی ہے۔ پھر یہ کہ طالب علم جو سیکھتا ہے وہ دیرپا ہوتا ہے۔ چونکہ طالب علم کا لسانی تجربہ اس کے ماحول کے ہم آہنگ ہوتا ہے اور وہ ذہنی طور پر خود بھی تدریسی عمل میں شریک ہوتا ہے اس لیے جلد از جلد سیکھ لیتا ہے، لہٰذا دوسری اور تیسری زبان کے اساتذہ کو خصوصی طور پر اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ نہ صرف متن پڑھاتے وقت طالب علم کو تدریسی عمل میں شریک رکھا جائے بلکہ مشقیں حل کراتے وقت بھی طالب علم کو شریک کیا جائے۔

اس موقع پر اس بات کا ذکر بھی بے محل نہ ہوگا کہ عام طور پر حروف تہجّی کے طریقے سے اردو پڑھنا، لکھنا اور سکھانے کا طریقہ رائج ہے۔ روایت اور سہولت کی وجہ سے اسی طریقے کو برتا جاتا ہے۔ اس لیے شعوری طور پر اس بات کی ضرورت ہے کہ لفظ واری طریقے کو اپنایا جائے۔ لیکن اگر کوئی استاد حروف تہجّی اور لفظ واری طریقے کو ملا کر اپنائے تو کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ مخلوط طریقے کو کامیابی کے ساتھ استعمال کر سکے۔

اس بات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ ثانوی زبان کے نصاب کی کسی بھی منزل پر بیان کے ترسیلی پہلو (Communicative aspect) سے توجہ ہٹنے نہ پائے۔ دوسری مہارتوں پر بھی مناسب توجہ کی ضرورت ہوگی جس کی وضاحت ''مقاصد'' کے تحت کر دی گئی ہے۔